الحمد للہ

حج و زیارت و عمرہ کی ترکیب کامل حاجیوں زائرین کے نافع مسائل

یعنے سلیس اردو میں نفیس رسالہ

النیرۃ الوضیۃ شرح الجوہرۃ المضیۃ

متن تالیف

جناب عالم اجل فاضل اکمل شیخ معتمد مکہ معظمہ جامع فضائل عالیہ مکرمہ خطیب امام مسجد الحرام عارف باللہ ذی الفضل والجاہ سید شریف فاطمی حسینی حضرت

مولنا حسین بن صالح جمل اللیل مکی

تغمدہ اللہ بغفرانہ وامطر علیہ سحائب رضوانہ

وشرح مع حاشیہ

الطرۃ الرضیۃ علی النیرۃ الوضیۃ

ہر دو تصنیف

جناب فضائل مآب عالم محقق فاضل مدقق حامی السنن ماحی الفتن فقیہ ارشد محدث امجد وارث العلم عن ابا ماثل فاضل ابن الفاضل ابن الفاضل مولنا مولوی محمد احمد رضا خان صاحب قادری برکاتی بریلوی دام فیضہ الجلیل القوی

بمطبع فیض منبع انوار محمدی محلہ تیغ بہادر لکھنؤ میں مشغول راہ حج طبع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی فرض الحجۃ + واوضح المحجۃ + والصلاۃ والسلام
علی نبیہ الذی اقام الحجۃ + فقوّم اقواما معوجۃ + وعلی الہ
وصحبہ الذین اظہروا رونق الدین وبہجۃ + حتی وقعت بالسموات
من ضجۃ مد المحہم رجۃ + واشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا
عبدہ ورسولہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ما تلاطم امواج فی لجۃ

بعد حمد و صلاۃ کے واضح ہو کہ جب توفیق و عنایت الٰہی و اعانت حضرت رسالت پناہی علیہ الصلاۃ والسلام الغیر المتناہی نے دستگیری فرمائی اور ۱۲۹۵ھ میں فقیر سراپا تقصیر عبد المصطفیٰ احمد رضا حنفی قادری برکاتی بریلوی غفر اللہ لہ ماجنا کو ہمراہی رکاب سعادت انتساب حضرت افضل المحققین اکمل المدققین حامی السنن السنیہ ماحی الفتن الدنیہ خدمت والد ماجد قبلہ اعظم حضرت مولانا مولوی محمد نقی علیخان صاحب قادری برکاتی مدظلہم العالی مدی تعاقب الایام واللیالی خلف حضرت قدوۃ العارفین زبدۃ الفاضلین حجۃ اللہ فی الارضین معجزۃ من معجزات سید المرسلین علیہ الصلاۃ والتسلیم حضرت مولانا مولوی محمد رضا علیخان صاحب قادری قدس سرہ العلی نعمت حاضری بلدہ معظمہ مکہ مکرمہ زادہا اللہ تعالیٰ شرفا و تکریما ہاتھ آئی حسن

اتفاق سے ایک روز جناب **مولنا سیدی حسین بن صالح جمل اللیل**
علوی فاطمی قادری مکی امام و خطیب شافعیہ سے مقام ابراہیم علیہ الصلاۃ والتسلیم کے قریب
کہ فقیر رکعات طواف اور وہ جناب امامت نماز مغرب سے فارغ ہوئے تھے ملازمت حاصل ہوئی
سبحان اللہ عجب بزرگ خوش اوقات و بابرکات ہین اکثر عرب جاوہ و داغستان و غیرہا بلاد
نزدیک و دور کے ہزارون آدمی اونکے بلکہ اونکے مریدون کے مرید اور شرف بیعت و سلسلہ
٥١ تھے مستفیض ہین اول نیاز مین حد٥١ سے زیادہ لطف فرمایا فقیر کا ہاتھ اپنے دست مبارک مین لیے
دولتخانہ تک کہ نزدیک باب صفا واقع ہے لیگئے اور تا قیام مکہ معظمہ حاضری کا تقاضا فرمایا
فقیر بموعدہ حاضر ہوا مسائل حج مین ایک ارجوزہ اپنا مسمے **بالجوہرۃ المضیئۃ** فقیر کو
سنایا پھر فرمایا اکثر اہل ہند اس سے مستفیض نہین ہوسکتے ایک تو زبان عربی دوسرے مذہب
شافعی اور ہندی اکثر حنفی مین چاہتا ہون تو اسکی زبان اردو تشریح اور اوسمین مذاہب حنفیہ کی
توضیح کردے فقیر نے باعث اجر جزیل و ثواب جمیل سمجھکر قبول کیا اگرچہ وہان نہ فرصت تھی نہ کتابین
پاس مگر اول فرضیت کے متعلق صرف تفصیل مسائل مین تین ورق طویل سے زائد لکھے گئے جب بلاحظہ مولوی ج
حاضر کیے جناب مولنا نے فرمایا سیر استقصو تطویل اور اسقدر تفصیل نہین کہ عوام اوس سے کم
٥٢ نفع و متمتع ہوتے ہین صرف ہمارے کلام کا ترجمہ و خلاصہ٥٢ مطلب اور جہان حنفیہ کا اختلاف
ہو اونکا بیان مذہب ہوجائے فقیر نے امتثال امر لازم اور یہی امر فرصت حاصلہ کے لائق دیکھکر بتاریخ
ہشتم ذی الحجہ روز جہان افروز پنجشنبہ سہ تخفیف جملے لکھدیے اور **النیرۃ الوضیئۃ فی شرح**
٥٣ **الجوہرۃ المضیئۃ** سے ملقب کیے اگرچہ بعض ضروریات٥٣ پر بھی مشتمل نہین مگر حسب استدعائے
٥٤ جناب مصنف ہی اور بیان مذہب حنفیہ مین اختیار راجح و ترک٥٤ مرجوح کے ساتھ **مص** مصنف ہم
٥٥ سے مراد متن ہی اور **ف** ترجمہ **ش** شرح **ف** فائدہ واللہ نسال التوفیق منہ الوصول الیہ سوا الطریق

مقدمۃ فی وجوب حجۃ الاسلام **ت** تقدیم

٥٦ **مسئلہ** حج اسلام کے واجب ہونے مین **ش** کہتے حج کب واجب ہوتا ہے اور اوسکے وجوب کے لیے
کیا کیا شرطین درکار ہین **ص** شروطہا التکلیف والاسلام + والعقل والحریۃ
التمام + **ت** شرطین اوسکی مکلف مسلمان عاقل ہونا اور پوری آزادی

شرائط وجوب حج کہ جب وہ جمع ہوں حج فرض ہو جائے اور اونمین سے ایک بھی فوت ہو تو نہیں
پانچ ہیں اول بلوغ کہ بچے پر فرض نہیں کریگا تو نفل ہوگا اور ثواب اوسکے لیے ہے باپ ۵۱ ۵۲
وغیرہ مربی تعلیم و تربیت کا اجر پائینگے پھر بعد بلوغ جب شرطین جمع ہونگی اوسپر حج فرض
ہو جائیگا بچپن کا حج کفایت نکریگا دوم اسلام کہ کافر پر ایمان لانے کے سوا کوئی
عبادت فرض نہیں نہ اوسکے ادا کیے ادا ہو سکین جب مسلمان ہوگا تو سب احکام اسکیطرف
متوجہ ہونگے سیوم عقل کہ مجنون و معتوہ پر فرض نہیں معتوہ وہ جسکے ہوش و حواس درست
نہوں بہکی بہکی باتیں کرے رای مین فساد ہو پھر اسکے ساتھ ماریگا لیان دے تو مجنون ہی چہارم ۵۳
پوری آزادی کہ مکاتب و مدبر و ام ولد پر فرض نہیں جبتک کامل آزاد نہون ہان کر لینگے ۵۴
تو نفل ہوگا پھر بعد آزادی کامل اجتماع شرائط ہوا تو حج فرض ادا کرنا پڑیگا **ف** مولے نے
اپنے غلام سے کہا میں نے تجھے اتنے مال پر مکاتب کیا یا اتنا مال تجھپر مقرر کیا کہ کما لا دے تو آزاد ہو اور غلام
قبول کر لیا اسی عقد کتابت کہتے ہیں اور اوس غلام کو مکاتب اور جو کہا تو میرے بعد آزاد ہے تو یہہ
مدبر ہوا اور جو کنیز اپنے مولے کے نطفے سے بچہ جنے وہ ام ولد ہے ان سبکی قید غلامی مین ایکطرحکا ۵۵ ۵۶
فرق آجاتا ہے پر حج فرض ہونیکو پوری حریت درکار ہے **ف** مکلف عاقل بالغ کو کہتے ہین
تو بعد ذکر تکلیف ذکر عقل کی حاجت نتھی پر جناب مصنف نے فرمایا میری مراد تکلیف سے
صرف بلوغ ہے **ف** کافرون پر ایمان کے سوا اور عبادتین فرض ہونے مین علما کو اختلاف ہے ۵۷
شافعیہ کے نزدیک فرض ہین اور یہی مذہب ہمارے علمای عراقیین کا ہے اور یہی معتمد و راجح تر ہے ۵۸
فقیر کہتا ہے اس تقدیر پر اسلام کو شرط وجوب ٹھہراتے ہین تامل ہے بلکہ شرط صحت ادا ہے مگر یہ ۵۹ ۶۰
کہا جائے کہ وجوب سے مراد وہ وجوب ہے جسکے باعث دنیا مین مواخذہ ہو سکے کہ کفار پر ترک فرائض
مین احتساب نہیں نترکہم وما یدینون فافہم واللہ تعالی اعلم ہم تم استطاعۃ السبیل
شرطہا ✲ فلیبات بالحفظ لہذی ضبطہا ✲ **ف** پھر راہ پر قدرت شرط حج ہے
ایسے چاہیے کہ انہیں حفظ کرکے خوب خیال مین رکھا جائے **ش** یعنی شرط ششم استطاعت ہے
کہ علاوہ مصارف ضروری کے اسقدر مال کا مالک ہو جو مکہ تک اپنی خواہ کرایہ کی سواری مین کہانے
پہننے کا متوسط صرف کرتا جائے اور حج کرکے اسیطرح گھر لوٹ آئے اور ضروری مصارف جیسے

رہنے کا مکان پہننے کے کپڑے گھر کا اثاثہ اہل وعیال کا نفقہ قرض خواہوں کا قرض اور پیشہ وروں کو آلات حرفہ
سوا اگر کو اتنی پونجی جس سے اپنی اور اپنی بال بچوں کی کفایت کے لائق کما سکے طالبعلم کے لیے ضروری ۵۱
دینی کتابیں اور جنھیں سواری ہتھیار خادم کی حاجت ہو اونکے لیے یہہ بھی **ف** یہہ استطاعت
حج کے مہینوں میں درکار ہے یعنی شوال ذیقعدہ ذی الحجہ اور جو دور کے ساکن ہیں کہ پہلے سے
چلتے ہیں تو جب اس شہر کے لوگ جائیں ورنہ اُس سے پہلے اگر استطاعت تھی اور یہہ وقت
نہ آنے پایا کہ جاتی رہی تو حج فرض نہو گا **ف** ہمارے امام کے نزدیک تندرستی بھی شرط ہے ۵۲
یعنی بدن میں وہ آفت نہو جو سفر سے معذور کردے جیسے اپاہج مفلوج اتنا بوڑھا کہ سواری پر
نہ ٹھہر سکے مگر صاحبین فرماتے ہیں انپر حج بدل کرانا فرض ہے

م صفة الاحرام

ش یعنے احرام کی کیفیت اور اوسکے سنت و فرض کا بیان **م** تجرد عن المخیط واجتناب
المحرم من غیر عذر ولا ارب **ت** سلے کپڑے اوتارنے واجب ہیں احرام والے پر
اگر کوئی عذر لاحق نہو **ف** اگر کسی عذر کے سبب سلا کپڑا پہن لیگا تو گنہگار نہو گا ورنہ کفارہ ۵۳
تو ہر حال دینا آئیگا **م** لذلک الاحرام فی ثوبین غیر مخیطین منظفین **ف**
یونہیں احرام دو کپڑوں میں ہے بے سلے پاک ستھرے **ش** یعنے جب احرام چاہے سلے کپڑے عمامہ
ٹوپی موزے اوتارے چادر تہ بند بے سلی اوڑھے باندھے **ف** نئے سفید ہوں تو بہتر ورنہ دھلے
او جلے اور اون میں رفو یا پیوند ہونا بھی اچھا نہیں پر جائز ہے اور ہمیانی یا تلوار کے لٹکانے کا ڈر نہیں
م ینوی اداء النسک بالجنان * وفضله فی القول باللسان **ت** نیت کرے
حج یا عمرہ کی دل سے اور زیادہ خوبی زبان سے کہنے میں ہے **ش** یعنے جامہ احرام پہن کر اب جو حج ادا کیا
چاہتا ہے (حج خواہ عمرہ خواہ دونوں) اوسکی نیت دل سے کرے اور زبان سے بھی الفاظ نیت کہنا بہتر ہے
مثلاً الٰہی میں حج کی نیت کرتا ہوں اوسے میرے لیے آسان کر اور قبول فرما **م** ملبیا جہرا من المیقات
وذاکر الله فی الحالات **ت** لبیک کہتا ہوا آواز سے میقات سے اور خدا کی یاد کرتا ہوا مختلف
حالوں میں **ش** میقات اون مقامات کو کہتے ہیں جو شرع مطہر نے احرام کے لیے مقرر کیے ہیں کہ باہر سے ۵۴
مکہ معظمہ کا قصد کرنے والے کو بے احرام باندھے اون مقاموں سے آگے بڑھنا حرام ہے ہندیوں کو وہ جگہ سمندر
میں آتی ہے جب کوہ یلملم کی سیدھ میں پہنچتے ہیں **ف** رکن احرام کے صرف دو ہیں دل سے نیت اور اسکے

ساتھ زبان سے وہ ذکر جسمین اللہ تعالیٰ کی تعظیم ہو خواہ لبیک یا کچھ اور مثل سبحٰن اللہ یا الحمد للہ یا اللہ اکبر
۵۲ یا اللّٰھم اغفرلی وغیر ذلک جب یہ دونوں باتیں پائی گئیں احرام بندھ گیا اور جو کچھ محرم پر حرام
۵۳ تھا حرام ہو گیا پر لبیک کہنا سنت اور محرم کے لیے ہر ذکر سے بہتر ہے جہانتک ہو سکے اسکی کثرت
کرے اوسکے الفاظ مسنونہ یہ ہیں لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ ط لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ ط
۵۴ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ ط لَا شَرِیْکَ لَکَ ط ہر صبح شام کے وقت اور ہر نماز کے بعد اور
بلندی پر چڑھتے پستی میں اوترتے دوسرے قافلہ سے ملتے ستاروں کے ڈوبتے نکلتے ٹھہرتے ہوئے چلتے
ٹھہرتے غرض ہر حالت کی بدلتے زیادہ کثرت کرے ف احرام کا مسنون و مستحب طریقہ یہ ہے کہ غسل
کرے بدن کے میل اوتارے ناخن ترشے خط بنوائے موے بغل و زیر ناف دور کرے سر منڈانے کی عادت ہو تو
منڈالے ورنہ کنگھی کرے تیل ڈالے بدن پر خوشبو لگالے پھر چادر احرام پہنکر دو رکعت نماز بہ نیت سنت
۵۵ احرام پڑھے جس میں قبلہ رو بیٹھا دل و زبان سے نیت کرے باواز بلند تین بار لبیک کہے آسانی و قبول کی
دعا مانگے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجے ● محرمات الاحرام

وہ باتیں جنکا احرام میں کرنا حرام ہے ● لبس مخیط الثیاب جمیعا من غیر علۃ علی من احرم ا
ف سلا ہوا پہننا احرام ہی کے لیے کسی بیماری یا عذر کے احرام والے پر ف واضح ہو کہ جو باتیں
احرام میں حرام ہیں وہ اگر کسی عذر سے کیں یا بھول کر تو بھی گناہ نہیں پر اونکا جو جرمانہ مقرر ہے وہ
ہر طرح دینا ہو گا اگرچہ بے قصد واقع ہوں یا سوتے یا بیہوشی ہو یا کسی نے جبراً یا سوتے میں کیا ہو
اور سلا کپڑا حرام جب ہے کہ بطور معتاد استعمال میں آئے ورنہ جبہ یا کرتے کا تہبند باندھا یا انگرکھا یا پاجامہ بدن پر
ڈال لیا تو حرام نہیں اگرچہ بچا ہے ● ویحرم الطیب کمثل الآس ● ودھن شعر
۵۶ اللحیۃ والراس ● ف اور حرام ہے خوشبو جیسے آس و تیل لگانا داڑھی یا سر کے بالوں میں ●
۵۷ ف بدن یا کپڑوں میں خوشبو لگانا حرام ہے اور سونگھنا مکروہ اور خوشبو کا تیل اور روغن جیسے
۵۸ تل کا تیل اگرچہ خالص ہوں بالوں میں یا بدن میں لگانا جائز نہیں اور گھی یا چربی جائز ہے ● حلق
شعر ● وقلم ظفر ● وعقد النکاح ● وصید البر ● ف اور بال مونڈنا ناخن کترنا عقد نکاح
جنگلی شکار ● ش اپنے سر سے پاؤں تک کسی جگہ کے بال مونڈ کر کتر کر نورہ سے
سوچنے سے آپ یا دوسرے کے ہاتھ سے دور کرنا اصلا جائز نہیں مگر جو بال آنکھ میں نکلے

٩٢ اور نکاح کرنا حنفیہ کے نزدیک اور دریا کا شکار بالاتفاق جائز ہے **ف** انکے سوا مونھ یا سر کو
٩٣ ڈھانکنا اگرچہ سوتے مین یا کسی سے ہاتھ لڑنا یا جماع کرنا یا شہوت سے بوسہ لینا مساس کرنا عورتون کے
٩٤ آگے جماع کا تذکرہ لانا کسی کا سر مونڈنا اگرچہ اوسکا احرام نہو جنگلی شکار کے ہلاک مین کسیطرح
شریک ہونا مثلاً شکاری کو بتانا اشارہ کرنا بندوق یا بارود یا ذبح کے لیے چھری
دینا اوسکے انڈے توڑنا پر اوکھیڑنا یا اون یا بازو توڑنا اوسکا دودھ دوہنا اوسکا گوشت
یا انڈے پکانا بھوننا بیچنا خریدنا کھانا جوئن کے ہلاک پر کسیطور باعث ہونا مثلاً مارنا پھینکنا
کسی کو اوسکے مارنے کا اشارہ کرنا کپڑا اوسکے مرجانے کیلیے دہونا یا دھوپ مین ڈالنا
٩٥ وسمہ یا مہندی کا خضاب لگانا بال خطمی سے دہونا گوند وغیرہ سے جمانا سب ناجائز ہے
اسیطرح تمام چھوٹے بڑے گناہ کہ ہمیشہ برے ہین اور احرام مین بہت زیادہ برے **م** وحکم مرأۃ
کذا لکنما احرامها فی وجهها فلزما ان لا تغطیه وفی لباسها المخیط تبقی
وغطاء راسها **ف** اور اسیطرح عورت کا حکم ہے لیکن اوسکا احرام صرف چہرے
مین ہے تو لازم ہوا کہ مونھ نہ چھپاوے اور سلے کپڑے نہین اتارے سر ڈھکے **ش** یعنے اور جو باتین
٩٦ گذرین اونمین عورت مثل مرد کے ہے مگر اوسے سلے کپڑے پہننا سر ڈھکنا روا ہے صرف چہرہ کھلا رکھے
نہ آنسے دے **ف** پردہ نشین عورت کوئی پنکھا وغیرہ مونھ سے بچا ہوا سامنے رکھے اور عورتین لبیک
٩٧ باواز نکہین **م** وان حج بالجماع بتا یفسد وقضاؤه فی قابل یوکد ما لم یکن
ذا جاهلا او ناسیا فما علیه ان یکون فادیا **ف** اور حج جماع سے بالکل
٩٨ فاسد ہو جاتا ہے قضا اوسکی سال آیندہ مین ضروری ہوتی ہے جبتک یہ شخص ناواقف یا بھولا ہوا
نہو کہ اوسپر فدیہ دینا لازم نہین **م** ولا قود اعلی التی اکرهت وطئا ولا فساد فیما
قد قضت **ف** اور نہ اوس عورت پر فدیہ جسسے زبردستی جماع ہوا اور نہ اوسکا وہ
٩٩ عمل فاسد جو کر چکی **ش** خلاصہ یہ کہ اگر حج مین قبل تحلل اول کہ دسوین تاریخ منی مین ہوتا ہے
یا عمرہ مین قبل اوسکے فراغ کلی کے باختیار خود قصداً جماع کیا اور اوسکی حرمت سے آگاہ بھی تھا
تو وہ حج یا عمرہ فاسد ہو جائیگا اور اوسپر فرض ہے کہ اسے پورا کرکے پھر اعادہ کرے اور جرمانہ مین بدنہ
یعنی ایک اونٹ دے اور جو بعد اوسکے کیا یا حرمت نجانتا تھا یا بھولے سے کر بیٹھا یا کسی کا جبر تھا

تو مذہب اصح یہ ہے حج و عمرہ فاسد ہونہ فدیہ آئے **ف** یہہ سب تفصیل مذہب شافعیہ کی
تھی اور حنفیہ کے نزدیک اگر حج مین وقوف عرفہ سے پہلے جماع کیا تو حج فاسد اور اسی بدستور
پورا کرکے ذبح شاۃ و اعادہ لازم اور وقوف کے بعد کیے سے حج اصلا فاسد نہین ہوتا پھر اگر
حلق و طواف فرض سے بھی فارغ ہو کر کیا جب تو کچھہ جرمانہ بھی نہین اور ان دونون سے پہلے کیا تو
بدنہ لازم آئیگا یعنی اونٹ یا گائے اور دونون کے بیچ مین واقع ہوا یعنی طواف زیارت کی بعد
حلق سے پہلے یا بالعکس تو بکری دینی آئیگی مگر بہت علما صورت عکس مین بھی بدنہ کہتے ہین اور ۵۱
عمرہ مین چار طواف سے پہلے فساد ہے اور اتمام و ذبح شاۃ و اعادہ ضرور اور چار کے بعد صرف ذبح ہے
فساد نہین اور ان احکام مین برابر ہے قصدا ہو یا بھولے سے باختیار خود یا جبر سے دانستہ یا نادانستہ واللہ اعلم

ھ ارکان الحج ش یعنے حج و عمرہ کے رکن

ف رکن شی کا وہ ہے جس سے اوسکی نفس ذات کا قوام ہو جیسے نماز کے لیے رکوع سجود قیام قعود
اور شرط خارج موقوف علیہ کو کہتے ہین یعنی حقیقت شی مین داخل نہو پر اوسکے بغیر شی موجود نہو جیسے
نماز کے لیے وضو نیت استقبال تکبیر اور کسی عمل کے فرائض وہ ہین جنکے ترک سے عمل باطل ہوجاتے ۵۲
اور واجبات کے ترک سے باطل نہین ہوتا اوسمین خلل آتا اور ناقص ہوجاتا ہے جیسے نماز مین الحمد
سورت التحیات وغیرہا **م** للحج ارکان تعد ستۃ + لا بد ان تحفظ من البتۃ +
ف حج کے چھہ رکن مین ضرور ہے کہ تو اونہین یاد کرلے جزما **ھ** فنیۃ الحج اول الصفۃ ۵۳
ثم الوقوف معھم بعرفۃ + **ف** پس نیت حج کی ساری ترکیب مین پہلے ہے
پھر حاجیون کے ساتھہ عرفہ کے دن وقوف کرنا **ش** اس وقوف کے لیے جسطرح
دن مقرر ہے یعنی عرفہ کہ ذی الحجہ کی نوین تاریخ ہے یونہین مکان بھی معین ہے یعنی ۵۴
عرفات کہ مکہ معظمہ سے پورب کو نو کوس ہے تو مصنف کا فرمانا کہ حاجیون کی ساتھہ وقوف کرنا ۵۵
وہ اس سے تعیین مکان کیطرف اشارہ فرماتے ہین یعنی جہان حجاج ٹھہرتے ہین وہان ٹھہرنا ورنہ
وقوف مین اور ونکے ساتھہ ہونا ضرور نہین **ھ** ثم طواف ثم سعی بالصفا
والحلق والترتیب فیما وصفا **ف** پھر طواف زیارت پھر صفا مروہ مین دوڑنا
اور سر منڈانا اور ان افعال مین ترتیب **ش** یعنی پہلے نیت پھر وقوف پھر طواف پھر

سعی لیکن طواف و حلق میں ترتیب ضرور نہیں اور حلق سے مراد عام ہے سر منڈانا یا بال کتروانا ہاں منڈانا
٩١ افضل ہے **ف** ہمارے نزدیک رکن حج کے صرف دو ہیں سب میں بڑا رکن وقوف عرفہ اوسکے بعد
طواف زیارت باقی نیت شرط ہے اور فرائض میں ترتیب فرض اور سعی و حلق واجب **ھ** ھذی
لذا للعمرۃ الارکان * سوی الوقوف ھکذا البیان **ف** یوہیں یہہ چیزیں
عمرہ کی رکن ہیں سوا وقوف کے اسیطرح بیان چاہیے **ف** ہمارے یہاں رکن عمرہ صرف طواف ہے
اور نیت شرط اور سعی و حلق واجب **ف** یہہ جو نیت حج و عمرہ میں شرط مانی گئی اسکے دو معنی ہیں ایک تو
شروع میں حج یا عمرہ کا عزم یہہ بعینہ احرام ہے یعنی دل سے قصد اور اوسکے ساتھہ زبان سے ذکر خدا دوسرے
٩٢ طواف رکن میں نیت طواف کہ وہ فرض ہے اور بے نیت ادا نہیں ہوتا تو اوسکی نیت بھی شرط ٹھہری

حج کے فرض

ف یہہ فصل جناب مصنف نے نہ لکھی ہمارے نزدیک رکن کے سوا اور بھی فرض ہیں اور واجبات
٩٣ الگ لہذا ہم اپنے طور پر بیان کرتے ہیں حج میں دس فرض ہیں احرام وقوف طواف کی چار پہیرے
٩٤ اور ہیں طواف کی نیت وقوف کا عرفات میں ہونا اپنے وقت میں ہونا کہ زوال عرفہ سے فجر نحر تک ہے
٩٥ طواف کا مسجد الحرام میں ہونا اپنے وقت میں ہونا کہ فجر نحر سے آخر عمر تک ہے فرضوں میں ترتیب کہ پہلے
٩٦ احرام ہو پہر وقوف پہر طواف وقوف سے پہلے جماع سے بچنا ان دس میں ایک بھی رہ جائے تو حج نہو

العیاذ باللہ	**ھ** واجبات **ف** حج کے واجب	

ھ الرمی للجمار والاحرام * کذا بمزدلفۃ المنام **ف** حج میں یہہ کنکر یان مارنا اور
٩٧ احرام ایسا ہی مزدلفہ میں سونا **ف** ہمارے نزدیک احرام فرض ہے کما سبق ہاں اوسکا میقات سے
ہونا واجب ہے **ش** منی ایک بستی ہے مکہ معظمہ سے عرفات کیطرف تین کوس وہاں تین جگہ ستون بنے
ہیں اونہیں جمار و جمرات کہتے ہیں اور ہر ایک کو جمرہ دسوین تاریخ سے اونپر کنکریاں مارتے ہیں
اور منی سے تین کوس مزدلفہ ہے نوین کی شام کو عرفات سے پلٹ کر یہاں رات گزارتے ہیں
٩٨ دسوین کو منی آتے ہیں شافعیہ کے نزدیک رات کا بڑا حصہ یہاں بسر کرنا واجب ہے اسلیے
جناب مصنف نے سونا فرمایا ورنہ حقیقۃ سونیکا حکم کچھ نہیں **ف** ہمارے نزدیک واجب صرف
اسقدر ہے کہ مغرب و عشا یہیں پڑہے صبح کو کچھ دیر وقوف کرے باقی رات کو رہنا واجب نہیں سنت

م ثم المبيت بمنى للرمي + ثم الطواف للوداع ينوي + ت پھر رات کو
منی مین رمی جمار کے لیے رہنا پھر طواف رخصت کی نیت کرے ف منی مین دسوین گیارہوین
بارہوین تینوں دن رمی جمار واجب ہے شب باشی ہمارے نزدیک سنت اور طواف وداع کہ رخصت
کے لیے کرتے ہین آفاقی یعنے باہر والے پر واجب ہے مکی تو مین کا ساکن ہے نہ رخصت ہونیوالا
ف یہانتک ہمارے مذہب کی پانچ واجب گزرے اور ادنکے سوا اور بہت ہین مثلاً صفا مروہ مین سعی
٥١ اور اوسکا ایک طواف کامل کے بعد صفا سے شروع اور سات پھیرے اور ہر بار پوری مسافت قطع اور
٥٢ بشرط قدرت پیادہ ہونا دہمین وقوف عرفہ کرنیوالیکو غروب شمس کے بعد تک انتظار کرنا اوسکا
٥٣ امام کے ساتھ عرفات سے کوچ کرنا یعنی امام کے چلنے سے پہلے حدود عرفہ سے باہر نہو جانا بشرطیکہ
٥٤ امام وقت پر کوچ کرے اور ہمراہی مین حرج نہو جمرۃ العقبہ کی رمی کہ دہم کو ہے حلق سے پہلے ہونا دوسری
رمی اوسیدن ہوجانا حلق یا تقصیر اور اونکا ایام نحر مین خاص نہین حرم مین ہونا طواف
٥٥ فرض کا بارہوین تک ہوجانا حجر اسود سے شروع ہونا سات پھیرے حطیم سے باہر ہونا وضو ستر عورت
کے ساتھ بشرط قدرت پیادہ اپنی دہنی طرف سے آغاز ہونا یعنی کعبہ معظمہ بائین ہاتھ کو رکھنا
٥٦ قارن و متمتع کا شکر کی قربانی حلق سے پہلے رمی کے بعد ایام نحر مین کرنا وغیر ذلک واللہ تعالی اعلم

م بعض سنن الحج ت حج کی بعض سنتین -

م قد سن للمرء الطواف ان قدم + والحجر الاسود فيه يستلم + ت باہر سے
آنیوالے کو ایک طواف سنت ہے طواف مین سنگ اسود کا بوسہ لے ش یہہ پہلا طواف ہے
٥٧ جو سفر سے حاضر ہوتے ہی کرتا ہے اور قارن عمرہ کے بعد اسے طواف قدوم کہتے ہین گویا حاضری بار
٥٨ اعظم کا مجرا ف یہہ طواف متمتع کے لیے سنت نہین نہ اہل مکہ کو کہ وہ ہر وقت حاضر بارگاہ ہین اور
سنگ اسود کا بوسہ نہ اسی طواف بلکہ ہر طواف مین سنت ہے طواف اسی سے شروع اور اسی پر ختم ہوتا ہے

م والاضطباع ثم رمل قد اتى + وركعتان للطواف يأتي + ت سنتون
کے شمار مین اضطباع پھر رمل آیا اور دو رکعتین طواف کی آئین ش اضطباع یہہ کہ چادر دہنی بغل کے
نیچے سے نکالکر یہہ آنچل بائین شانے پر ڈالے جسمین دہنا کندھا کھلا رہے اور رمل یہہ کہ طواف مین پہلے
جلد جلد چھوٹے چھوٹے قدم رکھتا شانوں کو جنبش دیتا چلے ف یہہ دونوں سنتین خاص مرد

ہی ہین وہ بھی صرف اوس طواف مین جسکے بعد صفا مروہ مین سعی ہوتی ہے یعنی طواف عمرہ اور حج
۹۱ مین طواف قدوم کہ اکثر بخیال زحمت وکمی فرصت اسکی بعد سعی کر لیتے ہین ہان جس سے رہ گئی وہ
۹۲ طواف زیارت کے بعد کریگا تو اوسی طواف مین رمل کرے مگر اضطباع ساقط ہو گیا **ف** اضطباع
۹۳ طواف مین ہوتا ہی اور رمل صرف اگلے تین پھیرون مین باقی چار مین اپنی چال اور ہجوم کے سبب رمل مین
اپنی یا اور کی ایذا ہو تو رک رہے جب غول نکلجائے پھر رمل کرتا چلے **ف** ہر طواف کے بعد دو رکعتین
ہمارے نزدیک سنت نہین بلکہ واجب ہین **ھ** و رکعتا الاحرام ثم الغسل له وفي
جہر الملبی فضل **ف** اور احرام کی دو رکعتین پھر اوسکے لیے نہانا اور لبیک کے باواز کہنے
مین فضیلت ہے **ش** یہہ مسائل ہم اوپر لکھ چکے اور یہہ بھی کہ عورت لبیک آہستہ کہے غسل نماز
احرام سے کلام مصنف مین ذکرا مؤخر ہے وقوعا مقدم **ھ** و قطع الملبیات لیل عرفة
من سنة فاقطعها بعرفة **ف** اور منی مین نوین رات شب باشی سنت ہے
لیراے برا اوسے کچھ نکر سمجھے **ھ** والجمع بین اللیل والنھار بعرفات جا في
الاثار **ف** اور عرفات مین شب و روز کا جمع کرنا حدیثون مین آیا ہے **ش** یعنے
نوین تاریخ جو وقت ظہر سے عرفات مین وقوف کرتے ہین اوسی دن ہی مین ختم نکرین بلکہ
۹۴ اتنا ٹھہرین کہ سورج وہین ڈوبے اور ایک لطیف حصہ رات کا آجائے اوسکے بعد مزدلفہ
چلین **ف** وقوف فرض تو اسقدر ہے کہ عرفہ کی دوپہر ڈھلے سے دسوین شب کی صبح صادق
۹۵ تک عرفات مین ہونا پایا جائے اگرچہ ایک لمحہ پھر رات کو وقوف کرے اگرچہ مکروہ ہے اوسے
کچھ دیر لگانا ضرور نہین اور جو دن کو بعد زوال وقوف کرے کہ سنت یہی ہے اوسپر ہمارے
نزدیک امور مذکورہ یعنی غروب شمس تک ٹھہرنا اور ایک جزو قلیل شب کا لے لینا واجب ہین
۹۶ مگر بعد غروب مزنکرے کہ مکروہ ہے **ھ** سن الوقوف جانب الصخرات والمشعر
الحرام حین یاتی **ف** سنت ہے ٹھہرنا پتھرون کیطرف اور مشعر حرام مین جب آئے
ش عرفات مین سب سے اونچا میدان سیاہ چٹانون کے پاس جسمین قبلہ وکھڑے ہو تو جبل رحمت
دہنی ہاتھ کو رہتا ہے اوسے حضور پر نور سید عالم صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کا مکان وقوف گمان کیا
جاتا ہے بہت افضل ہے کہ کسیکی ایذا نہو تو وہان وقوف کرے **ف** یہہ تو مستحب ہے اور مشعر الحرام

کہ مزدلفہ مین ایک خاص مقام کا نام ہی بالخصوص وہان وقوف مسنون ورنہ مزدلفہ کا وقوف
ہم اوپر لکھ چکے کہ ہمارے نزدیک واجب ہی **م** واخذ الحصی باصباح من مزدلفة
من سنة وغسلها ان ارذفہ **ف** مزدلفہ سے کنکریان لینا ای رفیق جیسے سنت ہے
اور اونکا دہو لینا اگر اوسکے بعد کرے **ش** دسوین کی صبح کو جب مزدلفہ سے منی جاتے ہین تو آج
وہان ایک جمرہ پر کنکریان مارینگے اوسکے لیے مستحب ہی کہ سات سنگریزے ہاتہ سے اوٹھا لے اور ۹۱
دہونا تو ہر طرح مستحب ہی کہین سے اوٹھائے **م** وفی منی اوتر کن الاضحیة کذا ۹۲
صلاة العید مع حسن النیة **ف** اور منی مین عید کے قربانی چھوڑ دے یا مین عید کی
نماز نیک نیت سے **ف** ہمارے نزدیک نماز عید وقربانی دونون مقیم بالدار پر واجب ہین اور
شافعیہ سنت کہتے ہین لہذا مصنف علام نے اپنی مذہب کی موافق اونہین سنن مین گنا مگر یہان
واجب التنبیہ یہہ بات ہی کہ ہمارے علما نے خیرہ وغیرہ وغیرہا مین تصریح فرماتے ہین کہ منی مین نماز
عید اصلا نہین کہ وہان لوگونکو امور حج سے فرصت نہین ہوتی علامہ ابراہیم حلبی نے فرمایا وہان
بالاتفاق نماز عید نہ پڑہے علامہ علی قاری نے فرمایا اسپر علمای امت کا اجماع ہی کذا فی رد المحتار
فافہم واللہ تعالی اعلم ہمین تو شافعی مذہب راجح ہین مقیم پر واجب ہی جیسے اہل مکہ ومنی اگرچہ
احرام مین ہون اور مسافر سے تو اوسکا مطالبہ ہی نہین **م** وسنة فی فعلها الثواب
لیس علی تارکها العقاب **ف** اور سنت کے کرنے مین ثواب ہی چھوڑنے مین عذاب
نہین **ف** مگر سنن موکدہ کی ترک مین سخت ملامت ہوگی اور عیاذا باللہ شفاعت سے محرومی بھی
وارد بلکہ محققین فرماتے ہین اونکے ترک مین تہوڑا سا گناہ بھی ہی اگرچہ نہ ترک واجب کے برابر ۹۳
انہین وجوہ سے سنت کو مستحب سے امتیاز ہی ورنہ جتنی بات متن مین گذری مستحب کو بھی شامل
م وانما یواخذ المرء علی اہمال فرض قد اتی مفصلا **ف** یونہین ہی کہ
آدمی پر مواخذہ فرض چھوڑنے مین ہی جو تفصیل وارد ہوا **ش** یعنے جسکے ثبوت مین کوئی اجمال
واشکال نہین تو مصنف کا منشا ہی کہ فرض سب ایسے ہی ہوتے ہین اور بقرینہ سیاق ظاہر کہ مواخذہ ۹۴
سے مراد عذاب ہی ورنہ ملامت کہ ترک سنن پر ہوگی خود گرفت ومواخذہ ہی **ف** شافعیہ واجب
وفرض مین فرق نہین کرتے ہمارے نزدیک وہ دو چیزین جدا جدا ہین اور دونون کے ترک پر

استحقاق عذاب اگرچہ واجب میں کم فرض میں زیادہ والعیاذ باللہ تعالی م ذی
جملۃ من السنن الشہیرۃ + اجل من شمس لدی الظہیرۃ + ت یہہ چند
مشہور سنتیں ہیں مہر نیمروز سی جلالت میں افزون ف انکے سوا آٹھوین تاریخ مکہ معظمہ سے
منی کو نوین کو بعد طلوع شمس منی سے عرفات جانا وہان نہانا مزدلفہ میں رات بسر کرنا دسوین کو
وہان سے قبل طلوع شمس منی کو جانا وہان ایام رمی جمار میں راتون کو رہنا مکہ معظمہ کو پہانسے
٥١ جاتے وادی محصب میں اترنا وغیر ذلک کہ یہہ سب سنن موکدہ ہیں واللہ تعالے اعلم +

م الفدیۃ ت جرمانہ کا بیان

م ما یفسد الحج ففیہ بدنۃ + وفی سواہ ذبح شاۃ حسنۃ ت جس سے
حج فاسد ہو جاتا ہی اوسمین بدنہ ہی اور اوسکے ماورا میں عمدہ بکری کا ذبح کرنا ش حج فاسد
ہو جاتا ہی جماع سے بشرائط مذکورہ اوسمین حنفیہ شافعیہ کا اختلاف بتفصیل بیان کر دیا بدنہ
٥٢ انکے یہان صرف اونٹ کو کہتے ہیں ہمارے یہان گائے کو بھی شامل عمدہ بکری یہہ کہ اون عیبوں سے
پاک ہو جو اضحیہ میں ناجائز ہیں اور فقہ میں بتفصیل مذکور ف یہہ دونون قاعدے کہ جناب
مصنف نے ذکر کیے ہمارے مذہب کے مطابق نہیں جماع قبل الوقوف سے ہمارے نزدیک حج
فاسد اور بدنہ لازم نہیں اور بعد الوقوف قبل الحلق والطواف سے بدنہ لازم حج فاسد نہیں +
م فی کل شعرۃ من الطعام + مد ویفدی الغیر بالصیام + ت
٥٣ ہر بال میں پاج سے چہارم صاع ہے اور بال اورا کا جرمانہ روزے ف بال وغیرہ کے جرمانہ میں ہمارے
یہان بہت تفصیل ہے جسکا بیان موجب تطویل ہے وقت حاجت علما سے دریافت کر لیں +
م وما عدا ہذی التی قد ذکرت + احکامہا فیما سواہا سطرت + ت
ان مذکورات کے سوا اور چیزوں کے احکام اس رسالہ کے ماورا میں مسطور ہیں م وانما ذی جملۃ
لیسہلا + لمن الی تحفظہ مؤملا + اور یہہ تو چند باتیں ہیں تاکہ آسانی ہو اوسکے لیے
جو اسے یاد کر لینے کی امید میں آئے واللہ تعالی اعلم + م الزیارۃ ت زیارت سید الطاہرات
سید المرسلین صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کا بیان + م واقصد اذا حججت للزیارۃ +
لقبر طہ فلک البشارۃ + ت اور جب حج کر چکے تو زیارت قبر اکرم صلے اللہ تعالے

علیہ وسلم کا قصد کر کہ تیرے لیے خوشخبری ہے **ف** علما مختلف ہین کہ پہلے حج کرے یا زیارت
اس باب مین ہجو حج نفل مین مختار ہی اور فرض ہو تو پہلے حج مگر مدینہ طیبہ راہ مین آئے تو تقدیم زیارت
لازم انتہی یعنی بے زیارت گزر جانا گستاخی اور فقیر کو علامہ سبکی کا یہہ ارشاد بہت بھایا کہ پہلے
حج کرے تاکہ پاک کی زیارت پاک ہو کر ملے **ع** پاک شو اول وپس دیدہ بران پاک انداز **ف**
جناب مصنف کے کلام مین صاف اشارہ ہی کہ سفر مدینہ طیبہ خاص بقصد زیارت شریفہ ہو بیشک یہی امر
۵۱ شرعاً محمود اور زیارت اقدس اعظم مقصود اور خود حدیث مین لفظ **لا تعمله الا زیارتی** موجود
یعنے اوسے کوئی کام نہو میرے زیارت کی سوا۔ امام ابن الہمام فرماتے ہین میرے نزدیک افضل یہی ہے
کہ سفر خاص بقصد زیارت والا کرے یہانتک کہ اوسکے ساتھہ مسجد شریف کا بھی ارادہ نہو کہ اس مین
حضور اقدس صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کی تعظیم زیادہ ہی جب حاضر ہو گا حاضری مسجد خود ہو جائیگی یا اسکی
نیت دوسرے سفر پر رکھے **هـ** ان زیارۃ النبی لازبة **+** صلوا علیه فالصلاة واجبة
ف بیشک زیارت نبی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کی لازم ہے درود بھیجو اوسپر کہ درود فرض ہی
ش علما فرماتے ہین زیارت نبی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کی اعظم قربات وافضل طاعات سے ہی
۵۲ بہت برابردہ مقاصد وحاجات قریب بدرجہ موکدہ واجبات بلکہ بعض نے وجوب کی تصریح
فرمائی **فقیر** کہتا ہی دلیل اسکو مقتضی **وهو الذی** یود ان نقوا بہ اسیطرح حضور پر نور
صلے اللہ تعالی علیہ وسلم پر درود عمر مین ایکبار تو بالاجماع فرض قطعی ہے اور امام شافعی کے نزدیک
ہر نماز مین فرض اور ہر بار کہ ذکر شریف آئے علما کو وجوب واستحباب مین اختلاف امام طحاوی کا
مذہب ہر مرتبہ وجوب ہی اور ساتھ زیاقانی وحلبی وصاحب بحر الرائق وتنویر الابصار وغیرہم
اکابر علمانے اسکو صحیح وراجح ومختار ومعتمد ٹہرایا اور دلیل اسکو مقتضی **وهو الذی ندین الله به**
۵۳ البتہ در صورت اتحاد مجلس دفعاً للحرج تداخل مسلّم واللہ اعلم **هـ** ویستحق الزائر الشفاعة
فیما روته ثقة الجماعة **+** **ف** اور زیارت کرنے والا مستحق شفاعت ہی اوس حدیث
۵۴ کی روسے جسے ثقہ جماعت نے روایت کیا **ش** **حاشیہ** حدیث صحیح مین ہی رسول اللہ صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین جسنے میری قبر کی زیارت کی اوسکے لیے میری شفاعت واجب
۵۵ ہوگئی **حاشیہ ٢** جو میری زیارت کو آیا کہ اوسے سوا زیارت کے کچھہ کام نتھا مجھپر حق ہوگیا

کہ روز قیامت اوسکا شفیع ہون حدیث ۳ جو مدینہ مین بنیت ثواب میری زیارت کرنے آئے ف۱
مین اوسکا شفیع و گواہ ہون حدیث ۴ جو میرے انتقال کے بعد میری زیارت کرے گویا اوسنے ف۲
میری زندگی مین میری زیارت کی اور مین روز قیامت اوسکا گواہ یا شفیع ہونگا حدیث ۵ ف۳
جو میری قبر کی یا فرمایا میری زیارت کرے مین اوسکا شافع و شاہد ہون غرض یہہ مضمون بہت
احادیث مین وارد حدیث ۶ جو مکہ جاکر حج کرے پھر میرے قصد سے میری مسجد مین حاضر ہو ف۴
اوسکے لیے دو حج مبرور لکھی جائین اور فرماتے ہین صلے اللہ تعالی علیہ وسلم حج مبرور کی جزا ف۵
سوا جنت کی کچھ نہین حدیث ۷ جو بالقصد میری زیارت کو حاضر ہو روز قیامت میرے ف۶
سایہ و امان مین ہو حدیث ۸ جو حجۃ الاسلام بجا لائے اور میری قبر کی زیارت سے مشرف ہو ف۷
اور ایک جہاد کرے اور بیت المقدس مین نماز پڑھے اللہ تعالی اوس سے فرائض کا حساب نہ لے
حدیث ۹ جسنے حج کیا اور میری زیارت کو نہ آیا اوسنے مجھپر جفا کی حدیث ۱۰ ف۸ ف۹
جو امتی میرا مقدرت رکھتا ہو پھر میری زیارت نکرے اوسکے لیے کوئی عذر نہین ف
حدیث ۱۱ جو مجھپر سلام عرض کرتا ہے مین اوسے جواب دیتا ہون السلام علیک ایہا ف۱۰
النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حدیث ۱۲ جو مجھپر میری قبر کے پاس سلام عرض کرے ف۱۱
اللہ تعالی اوسپر ایک فرشتہ مقرر فرماتے کہ اوسکا سلام مجھے پہونچا لے اور اوسکے دنیا و آخرت ف۹
کے کامون کی کفایت فرمائی اور روز قیامت مین اوسکا شفیع یا گواہ ہون حدیث ۱۳ ف۱۲
اللہ تعالی نے دنیا میرے سامنے اوٹھالی کہ وہ اور جو کچھ اوسمین قیامت تک ہونیوالا ہے
سب کو ایسا دیکھہ رہا ہون جیسا اپنی اس ہتھیلی کو حدیث ۱۴ میرا علم میری وفات کے ف۱۳
بعد ایسا ہی ہے جیسا میری زندگی مین حدیث ۱۵ میری حیات و وفات دونون تمہارے ف۱۴
لیے بہتر ہین تمہارے اعمال میرے حضور پیش کیے جاتے ہین مین نیکیون پر شکر کرتا اور برائیون پر تمہارے
لیے استغفار فرماتا ہون حدیث ۱۶ بیشک اللہ تعالی نے زمین پر پیغمبرون کا جسم کھانا ف۱۵
حرام کیا ہے تو اللہ کا نبی زندہ ہے روزی دیا جاتا ہے صلے اللہ تعالی علیہ وسلم حدیث ۱۷ ف۱۶
میری اس مسجد مین نماز اور مسجدون کی ہزار نماز سے افضل ہے سوا مسجد الحرام کے حدیث ۱۸ ف۱۷
جو حرمین سے کسی حرم مین مرے روز قیامت بیخوف اوٹھے حدیث ۱۹ مدینہ مکہ سے افضل ہے ف۱۸

۵۱ حدیث ۴۲ جس سے مدینہ مین مرنا ہوسکے تو اوسیمین مرے کہ جو مدینہ مین مریگا مین اوسکی شفاعت
فرماؤنگا اللھم ارزقنا علی الایمان والسنۃ بجاھہ عندک یا عظیم
المنۃ آمین آمین آمین وصلے اللہ تعالی علی سیدنا ومولنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین ھ ھنا
لکم یا معشر الحجاج + اذ جئتم من ابعد الفجاج ت اے گروہ حاجیان تمہین
مژدہ جب آئے تم دور دراز راہون سے ھ لبیتم والله خیر داع + فمنکم تقبل
المساعی ت تمنے لبیک کہی اور اللہ تعالی بہتر بلانے والا ہے اپنی عبادت کیطرف تو
تمہاری کوششین مقبول ہون ھ وقد حییتم عظیم المنۃ + والحج مبرورا
جزاءہ الجنۃ + اور بیشک تمنے بڑا احسان جمع کیا اور اچھے حج کا بدلہ بہشت ہی ھ خصکم
الرحمن بالغفران + وعمکم بالفضل والاحسان ت رحمن نے
تمہاری خاص مغفرت کی اور تم سب پر عام فضل و احسان کیا ش یہہ اخبار بطور رجا ہے
۵۲ بنظر احادیث کثیرہ کہ اس معنی مین وارد ہوئین یا دعا مراد ہی اور تخصیص مغفرت کی یہہ معنی
۵۳ نہین کہ خاص تمہاری مغفرت ہو بلکہ یہہ کہ تمہاری خاص مغفرت ہو ھ فالتزموا الحمد
لہ والشکرا + اذ ھذہ النعمۃ منہ الکبری + تو حمد و شکر الہی کا التزام کرلو
کہ یہہ نعمت اوسکی بہت بڑی ہی ھ وعظموا النبی بالسلام + علیہ فھو
المسک الختام ت اور نبی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کی تعظیم کرو اونپر سلام بھیجکے
کہ یہہ بیشک ہی مہر خاتمہ کے لیے ھ والہ خلاصۃ الانام + مع صحبہ
الافاضل الکرام + ت اور اونکی آل پر کہ خلاصہ مخلوقات ہین مع صحابہ کے کہ
بہت فضیلت و کرم والے ہین ف اس قسم کے کلمات اہل عرف مقام مدح مین
استعمال کرتے ہین مثلاً امام الائمہ ابو حنیفہ سید الاولیا حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالی
عنہما بلکہ علما و سادات عصر کو لکھتے ہین افضل المحققین اکمل المدققین خلاصہ دودمان مصطفوی
نقاوہ خاندان مرتضوی اور ان الفاظ سے عموم و استغراق حقیقی مراد نہین لیتے ورنہ بایں معنی
۵۴ امام الائمہ و سید الاولیا حضور اقدس سرور عالم صلے اللہ تعالی علیہ وسلم ہین نہ وہ اور اگر نسبت
مین لیجیے تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ اسیطرح خلاصہ دودمان مصطفوی حضرت

بتول زہرا ہیں اور اوپر سے لیجیے تو حضرت مولی مشکلکشا اور نقاوہ خاندان مرتضوی حضرت حسن مجتبی رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین ہیں واضح ہوگیا کہ طور متعارف پر حضرات آل اطہار کو خلاصہ مخلوقات کہنا بہت صحیح ہے اور اس سے اونکی فضیلت انبیا و مرسلین بلکہ خلفای ثلثہ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین پر لازم نہیں آتی کہ جو امور عقائد حقہ میں مستقر ہو چکے وہ خود الصاح مراد کو بس ہیں والحمد للہ اولا واخرا والصلاۃ والسلام کاثرا و وافرا علے الحبیب الجلیل باطنا وظاہرا وآلہ وصحبہ سادۃ الوری ما طلعت شمس وبلت سرے

تکملہ حج وعمرہ کی ترکیب اور اول سے آخر تک اونکے افعال کی ترتیب اور آداب زیارت قبر حبیب علیہ صلاۃ القریب المجیب میں

یہ شرح حسب فرمایش حضرت مصنف نہایت مختصر لکھی گئی اگرچہ بحمد اللہ کار آمد فی مسائل پر مشتمل اور اختیار راجح و ترک مرجوح میں تام و کامل جسے سمجھانیگا مگر وہ کہ کتب کثیرہ فقہیہ جمع کرکے نظر دقیق و فکر عمیق سے کام لے سکے اور اسکے ساتھ وقت اختلاف ترجیح یا عدم تصریح با فتا و تصحیح رسم افتا و آداب مفتی کے مسالک بعیدہ و معارک عدیدہ میں مہارت رکھی بااینہمہ بحمد اللہ جا بجا اشارات لطیفہ و تنقیدات شریفہ میں جنہیں اطلاع ذہن ثاقب کا کام والحمد للہ ولی الانعام قلت شہا شکلہا بطلا وفخرا والعیاذ باللہ مما لا یرضاہ مگر از انجا کہ اول تا آخر ترکیب اعمال و ترتیب افعال بیان نہوئی جسکی طرف عام حجاج کو عموما اور عوام کو خصوصا حاجت اور اسکے سمجھانے سے اکثر اوقات کم علم مسلمانون کو دقت ہوتی ہے لہذا فقیر غفر اللہ تعالی لہ نے چاہا کہ امور مذکورہ سے شرح کی تکمیل اور آخر میں قدری آداب زیارت سراپا طہارت کی مختصر تفصیل کرون کہ عام مومنین کو انشاء اللہ تعالی خود بصیرت ملے اور مطوفون مزورون کی حاجت نرہے سفر مبارک حرمین طیبین سے سعادت فرما کر حضرت تاج العلما سراج الکملا سید الفقہا سند الفضلا حضرت والد قدس سرہ الماجد نے کتاب مستطاب جواہر البیان فی اسرار الارکان میں اس جلیل کام کو نہایت تک پہونچایا اور طہارت و صلاۃ و صوم و زکوۃ کے اسرار دقیقہ و لطائف انیقہ ارشاد فرما کر حج و زیارت کا بیان بے مثیل و عدیل تحریر فرمایا جزاہ اللہ تعالی خیر جزا و اعلی درجاتہ فی دار اللقا

امین آحبیل کتاب جلیل مستطاب کی لطافت وخوبی ودلکشی ع ذوق این مے نشناسی بخدا تا نچشی + آوس مبارک کتاب کی نصف سے زائد مین یہی بیان جانفزا ہے فقیر اوسکی دو فصلون سے یہہ چند حرف تلخیص کرتا ہے + وبالله التوفيق وهداية الطريق

حج وعمرہ کی ترکیب

احرام کی ترکیب تو ہم اوپر لکھہ چکے یہان اتنا جاننا چاہیئے کہ حاجیون کا احرام تین طرح ہوتا ہے تنہا حج کی نیت اسے افراد کہتے ہین اور ایسے حاجی کو مفرد یا یہہ کہ میقات پر صرف عمرہ کا ارادہ کرے مکہ معظمہ پہونچکر اشہر حج مین عمرہ کرکے وہین حج کا احرام باندہے اسے تمتع کہتے ہین اور اس حاجی کو متمتع یا یہہ کہ حج وعمرہ دونون کی نیت جمع کرے اسے قران کہتے ہین اور حاجی کو قارن اور زیادہ ثواب اسیمین ہے جب حرم مکہ کے متصل پہونچے با دب وخشوع پیادہ پا داخل ہو اور برہنہ پائی بہتر ہے جب مکہ معظمہ تک آئے نہا کر جانا مستحب ہے جب کعبہ معظمہ پر نظر پڑے دعا مانگے کہ محل اجابت ہے باب السلام پر جا کر آستانہ پاک کو بوسہ دے داہنا پاؤن پہلے رکھکر بسم اللہ کہکر داخل ہو بعدہ اگر جماعت قائم پائے نماز فرض خواہ وتر یا سنت موکدہ کی فوت کا خوف نہو تو سب کامون سے پہلے متوجہ طواف ہو مرد اضطباع کرکے (اور عورت بے اضطباع) حجر اسود کی دہنی طرف رکن یمانی کی جانب سنگ مکرم کے قریب یون کھڑا ہو کہ تمام پتھر اپنے دست راست کیطرف رہے پھر طواف کی نیت کرکے کعبہ کو مونہہ کیے اپنی داہنی سمت چلے جب سنگ اسود کے مقابل ہو اور یہہ بات اوسکے حرکت مین حاصل ہو جائیگی کانون تک ہاتھہ اوٹھا کر ہتھیلیان جانب حجر رہین +

بسم الله والحمد لله والله اكبر والصلاة والسلام على رسول الله

کہے اور حجر مطہر پر دونون کف دست اور اونکے بیچ مین مونہہ رکھکر یون بوسہ لے کہ آواز نہ پیدا ہو تین بار ایسا ہی کرے اگر بے ایذا وکشمکش میسر آئے ورنہ ہاتھہ یا لکڑی سے مس کرکے اونھین چومے اور یہہ بھی نہو سکے تو ہاتھون سے اوسکیطرف اشارہ کرکے اونھین بوسہ دے لے پھر در کعبہ کیطرف بڑہے جب محاذات حجر سے گذر جائے سیدھا ہو لے اور خانہ کعبہ کو اپنی بائین طرف کرکے بے ایذا ومزاحمت مرد رمل کرتا (اور عورت بے رمل) چلے طواف مین کعبہ سے جتنا پاس ہو بہتر مگر نہ اتنا کہ پشتہ دیوار جسم یا کپڑا سے لگے اور زیادہ ازدحام سے رمل نکر سکے تو دوری افضل ہے جب رکن یمانی پر آئے

اوسے دونون ہاتھون یا دہنے سے نہ لگا چھوئے نہ صرف بائین سے اور چاہے تو بوسہ بھی دے اور نہو سکے
مسئلہ ۵۱ تو کچھ نہیں یہانتک کہ حجر اسود تک آجائے یہہ ایک پھیرا ہوا یون سات پھیرے کرے مگر رمل تین
پھیرون کے بعد نہیں ختم طواف مین بھی حجر پر بوسہ دے پھر **مقام ابرہیم** مین آکر جہانتک میسر
ہو جہان ہی دو رکعت طواف پڑہے لیکن شرط یہ کہ وقت مکروہ نہو ورنہ تاخیر کرے اوسکے بعد دعا مانگے پھر
ملتزم مین آئے کہ اوس پایہ دیوار کا نام ہی جو درمیان حجر اسود و در کعبہ کے ہے یہان قریب حجر
ملتزم کے لپٹے اور اپنا سینہ پیٹ دہنا رخسارہ کبھی بایان کبھی تمام مونھ اوس پر رکھے دونون ہاتھ
سر سے بلند کر کے دیوار پر پھیلائے یا دہنا دروازے اور بایان حجر کیطرف اور دعا کرے پھر **زمزم** پر
آئے ہو سکے تو خود ایک ڈول کھینچے ورنہ کسی سے لیکر آب کھڑا ہو رو بکعبہ تین سانسون مین ہر بار بسم اللہ
سے شروع الحمد للہ پر ختم کرتا خوب پیٹ بھر کر پیے باقی بدن پر ڈال لے پیتے وقت دعا کرے کہ قبول ہے
کوئین کے اندر نظر بھی کرے کہ دافع نفاق ہے **اب** اگر کوئی عذر مثل استراحت وغیرہ نہو تو صفا مروہ
مین **سعی** کے لیے پھر حجر اسود کو بطور مذکور چومے اور نہو سکے تو فقط اوسکیطرف مونھہ کرکے فورا
باب صفا سے جانب **صفا** روانہ ہو دروازے سے بایان پاؤن پہلے نکالے اور دہنا پہلے جوتے
مین ڈالے پھر صفا کی سیڑہیون پر چڑہے کہ کعبہ نظر آئے رو بکعبہ ہو کر دونون ہاتھ آسمان کیطرف
پھیلائے شانون تک اوٹھائے بیٹھے دعا مین کرتے ہین دیر تک تکبیر تہلیل درود دعا مین رہے
کہ محل اجابت ہے پھر اوتر کر ذکر و درود مین مشغول مروہ کو چلے ان دونون کے بیچ مین بائین ہاتھ کو دیوار
مسجد الحرام مین دو جگہ سبز میلا نشان نبی ہین جنہین **میلین اخضرین** کہتے ہین قریب پہلے میل کے
دوڑنا شروع کرین مگر نہ حد سے زائد نہ کسیکو ایذا دیتے یہانتک کہ دوسرے میل سے نکلجائین اتنے راستے کو
مسعی کہتے ہین عورتین نہ دوڑین اس راستے مین دعا پڑھے کہ میل دوم سے پھر آہستہ ہو لے یہانتک
کہ **مروہ** پر پہونچے یہان اگرچہ منظر نہین آتا مگر استقبال کرے جیسا صفا پر کیا تھا اگر یہہ ایک
پھیرا ہوا پھر صفا پر جائے اور بیچ مین دوڑے یہانتک کہ ساتوان پھیرا مروہ پر ختم ہو **واضح**
مسئلہ ۵۲ **ہو** کہ عمرہ صرف انہین افعال طواف و سعی کا نام ہے قارن و متمتع کے لیے یہی عمرہ ہو گیا اوسے
عمرہ کے لیے طواف قدوم مگر قارن اسیطرح بنیت طواف قدوم ایک طواف و سعی اور کرے
اور وہ اور مفرد دونون احرام مین رہین لبیک کہین گویا مقیم مکہ ہون بخلاف متمتع کہ تنہا عمرہ وا

اسیطرح شروع طواف سے بوسہ حجر لیتے ہی لبیک چھوڑدی اور طواف وسعی مذکورکے بعد حلق
٥١ یا تقصیر کرکے احرام سے باہر آئے پھر چاہی تو ہشتم ذی الحجہ تک بے احرام رہے مگر افضل یہہ ہی کہ جلد
احرام حج باندھ لے اگر یہہ خیال ہو کہ دن زیادہ ہیں احرام کی قیدین مجھسے نہ نبھینگی ✤ ایام
٥٢ اقامت مین یہہ سنت ہے حجاج جسقدر ہوسکے نہ طواف بلا سعی و رمل و اضطباع کرتے رہین اور ہر
سات پھیرون پر مقام ابراہیم مین دو رکعت پڑھین ساتوین تاریخ بعد نماز ظہر مسجد الحرام
٥٣ ٥٤ شریف مین امام کا خطبہ سنے آٹھوین تاریخ جسنے ابھی احرام نہ باندھا ہو باندھ لے اور حج کے
رمل و سعی پیشتر کرنا چاہی تو ایک طواف نفل کے ساتھ کرلے جب آفتاب نکل آئے سب منیٰ کو چلین
٥٥ بشرط قوت پیادہ کہ جبتک مکہ پلٹ کر آئیگا ہر قدم پر سات کروڑ نیکیان لکھی جائینگی یہہ سو ہزار لاکھ سو لاکھ کا
٥٦ کروڑ سو کروڑ کا ارب سو ارب کا کھرب یہہ نیکیان تخمینًا اٹھتر کھرب چالیس ارب آتی ہین اور خدا کا
فضل اس نبی کے صدقے مین اس امت پر بہت ہی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم راہ مین لبیک دعا و درود
وثنا کی کثرت کرے منیٰ دیکھکر دعا مانگے وہان شب باش ہو آج کی ظہر سے نوین کی صبح تک پانچ نمازین
پڑھے یہہ رات ذکر و عبادت مین جاگتا یا باطہارت سوتا گذارے جب صبح ہو نماز مستحب وقت
پڑھکر لبیک و ذکر مین رہے یہانتک کہ آفتاب کوہ ثبیر پر کہ مسجد الخیف شریف کے مقابل ہے
چمکے اب عرفات کو چلے قلب کو خیال غیر سے پاک کرنے مین جہد کامل کرے راستہ کثرت لبیک و ذکر
و درود و توبہ و استغفار مین کاٹے جب نگاہ جبل رحمت پر پڑے ان امور مین جہد تام کرے
کہ انشاء اللہ وقت قبول ہے عرفات مین اس کوہ مبارک کے پاس یا جہان جگہ ملے شارع عام
بچاکر اترے دوپہر تک تضرع و ابتہال اور باخلاص نیت حسب استطاعت تصدق و خیرات و ذکر
٥٧ لبیک و درود و دعا و استغفار و کلمہ توحید مین مشغول رہے پھر زوال آفتاب سے کچھ پہلے نہالے
کہ سنت موکدہ ہے یا وضو کرے اور قبل از زوال کھانے پینے وغیرہما ضروریات سے فارغ ہولے کہ قلب کو کسی
جانب تعلق نہ رہے آج کے دن جیسے کہ حاجی کو روزہ مناسب نہین کہ دعا مین ضعف ہو یونہین پیٹ بھرکھانا
٥٨ سخت مضر و غفلت و کسل کا باعث تین روٹی کی بھوک الا ایک ثلث ہی کھائے جب زوال ہولے نلکہ
اوس سے پہلے کہ امام کے قریب جگہ ملے مسجد نمرہ جائے سنتین پڑھکر خطبہ سنکر امام کے ساتھ
ظہر پڑھے اسکے بعد بے توقف عصر کی تکبیر ہوگی معًا جماعت مین عصر پڑھ لے بیچمین سلام و کلام تو کیا

یعنی ظہر کی پچھلی سنتین بھی نہ پڑھے اور بعد عصر بھی نفل نہین ہان یہہ ظہر و عصر کی جمع جبھی جایز ہے کہ نماز امام اعظم
یعنی سلطان یا اوسکے نائب یا ماذون کے پیچھے ہو ورنہ عصر وقت سے پہلے باطل ہوگی بعد نماز فوراً فوراً
موقف کو جائے افضل یہہ ہے کہ اونٹ پر امام سے نزدیک جبل الرحمۃ کے قریب جہان سیاہ پتھرون کا
۵۱ فرش ہے رو بقبلہ پس پشت امام کھڑا ہو جبکہ ان فضایل کے حصول مین دقت یا کسیکی اذیت نہو ورنہ جہان
اور جسطرح ہو سکے وقوف کرے امام کی دہنی جانب بائین اور بائین یا روبرو سے افضل ہے انابت
خشوع و خضوع کے ساتھ لرزتا کانپتا ڈرتا امید کرتا آنکھین بند کیے گردن جھکائے دست دعا آسمان کیطرف
اوٹھائے تکبیر تہلیل تسبیح تلبیہ حمد ذکر درود دعا توبہ استغفار مین ڈوب جائے کوشش کرے کہ ایک
قطرہ آنسوون کا ٹپکے کہ دلیل اجابت و کمال سعادت ہے ورنہ رونے والون کا سا منہہ بنائی کہ من تشبہ
بقوم فہو منہم انتہائی دعا و ذکر مین لبیک کی بار بار تکرار کرے آجکے دن جو دعائین بہت منقول
۵۲ ہین مگر سب مین بہتر یہہ ہے کہ دعا کی بدلے سارا وقت درود و ذکر و تلاوت قران مین گذارے کہ دعا والون سے
۵۳ زیادہ پائیگا غرض اسی حالت تضرع و زاری پر رہے یہانتک کہ آفتاب ڈوب جائی اور ایک جزو لطیف رات کا
آجائے اس سے پہلے کوچ منع ہے اور ایک ادب واجب الحفظ اسروز یہہ ہے کہ اللہ تعالی کے سچے وعدون پر
بھروسا کرکے یقین جانے کہ آج مین اپنے گناہون سے ایسا پاک ہوگیا جیسا جسدن مان کے پیٹ سے
پیدا ہوا تھا اب کوشش کرون کہ آئندہ گناہ نہو اور جو داغ اللہ تعالی نے محض رحمت سے پیشانی
۵۴ سے دہویا ہے پہر نہ لگے بعد تحقق غروب فوراً سکینہ و وقار کے ساتھ ہمراہ امام لبیک و تکبیر و ذکر و
درود مین مشغول مزدلفہ جائین راہ مین وسعت ملے اور کسیکی ایذا نہو تو سیر مین شتابی کرین نماز
مغرب و عشاء عرفات خواہ راہ مین نہ پڑھین جب مزدلفہ نظر آئے بشرط قدرت پیادہ ہو جائی اور نہا سکے
تو بہتر یہان جبل قزح کے قریب راہ سے بچکر اوترین اسباب اوتارنے اونٹ کھولنے سے پہلے وقت
عشا مین بعد اذان و اقامت نماز مغرب بہ نیت ادا اوسکے بعد تکبیر یا تکبیر کہکے فصل سنت و
نفل معاً عشا پڑھلین اس جمع مین جماعت شرط نہین صبح تک بقدر قدرت یاد خدا و درود و دعا مین
رہین جب صبح ہو نماز صبح اول وقت خوب تاریکی مین پڑھکر مشعر الحرام مین آئین امام کے
پیچھے رو بقبلہ ذکر و لبیک و درود و دعا مین نہایت جہد کرین اللہ جل جلالہ سے تضرع تمام
حقوق العباد سے خلاصی مانگین یہان سے سات کنکریان اوٹھا کر دہو کر رکھ لین جب خوب

روشنی ہو جائے اور آفتاب قریب طلوع آئے ہمراہ امام لبیک و ذکر میں مشغول منیٰ کو چلیں
۵۱ جب **وادی محسّر** پہنچیں بقدر پانسو پینتالیس گز شرعی کے ہے اس میں بے ایذائے احدی تیزی
کریں اور اس عرصہ میں غضب و عذاب الٰہی سے پناہ مانگیں جب **منیٰ** پہنچیں سب کاموں سے پہلے
جمرة العقبہ کو جو سب سے پچھلا جمرہ ہے اور مکہ معظمہ سے پہلا جائیں اور بطن وادی میں سواری پر
جمرہ سے پانچ گز شرعی چھوڑ کر کھڑے ہوں کہ منیٰ داہنے ہاتھ پر رہے اور کعبہ بائیں پر بس سات
کنکریاں جدا جدا سیدھا ہاتھ خوب اوٹھا کر کہ سپیدی بغل ظاہر ہو ہر ایک پر بسم اللہ اللہ اکبر
کہکر ماریں بہتر یہ ہے کہ کنکریاں جمرہ تک پہنچیں ورنہ تین گز شرعی کے فاصلہ تک گریں اس سے زیادہ
میں وہ کنکری شمار میں نہ آئیگی پہلی کنکری سے لبیک موقوف کریں جب سات پوری ہو جائیں فوراً
۵۲ ذکر و دعا کرتے پلٹ آئیں اب **قربانی** میں کہ متمتع و قارن پر واجب اور مفرد کو مستحب ہے مشغول
ہوں اگر ذبح کرنا آئے خود ذبح کریں ورنہ ذبح میں حاضر ہوں دونوں ہاتھ اور ایک پاؤں اوسکا
باندھکر روبقبلہ لٹائیں اور تکبیر کہکر نہایت تیز چھری سے بسرعت تمام پھیر دیں بعدہ ہاتھ پاؤں کھولدیں
اونٹ ہو تو اوسے کھڑا کر کے سینہ میں منتہائے گلو پر نیزہ ماریں کہ سنت یوں ہی ہے اور اوسکا ذبح کرنا
اگرچہ حلت میں کافی ہے بعد فراغ اپنے اور تمام مسلمانوں کے لیے قبول حج و قربانی کی دعا کریں
جبتک سر نہو کہ بال نہ کھنچیں کہ ایذا ہی بعدہ روبقبلہ بیٹھکر سارا سر منڈائیں کہ افضل ہے
یا بال کتروائیں کہ رخصت ہے ابتدا دہنی جانب سے کریں وقت حلق اللہ اکبر اللہ اکبر
لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر و للہ الحمد کہتے جائیں بعد فراغ بھی کہیں
سب مسلمانوں کی مغفرت مانگیں بال دفن کردیں حلق سے پہلے ناخن نہ کتروائیں خط نہ
بنوائیں عورتوں کو حلق روا نہیں ایک پورے برابر بال کتروا دیں اب جماع و دواعی جماع
کے سوا جو کچھ احرام نے حرام کیا تھا سب حلال ہو گیا افضل یہ ہے کہ آج دسویں ہی تاریخ
طواف فرض کے لیے جسے **طواف الزیارة** کہتے ہیں مکہ معظمہ جائیں بدستور
۵۳۵۴ مذکور پیادہ با طہارت و ستر عورت طواف بے اضطباع کریں اضطباع جو مفرد و متمتع شامل
۵۵ قارن رمل و سعی حج دونوں خواہ صرف سعی حج سے کسی طواف کامل با طہارت میں فارغ
ہو چکا ہے وہ رمل و سعی بھی نکرے ورنہ اب دونوں بجالائے بعد طواف دو رکعت مقام میں

پڑھیں اس سے عورتیں بھی حلال ہو گئیں بارہوین تک اسکی تاخیر روا اوسکے بعد بلا عذر مکروہ
تحریمی ہو جب ہم آپ دسوین تاریخ نماز ظہر مکہ معظمہ میں پڑھکر منی جائے گیارہوین ۵۸
شب وہین بسر کرے نہ مکہ میں نہ راہ میں کہ مکروہ ہے **روز یازدہم** بعد
نماز ظہر امام کا خطبہ سنکر متوجہ **رمی** ہو آن ایام مین رمی **جمرہ اولی** سے شروع
کرے جو مزدلفہ کے طرف مسجد خیف سے قریب ہی راہ مکہ کیطرف سے آگے اونچائی پر
پتھر ہے کیونکہ یہ نسبت جمرة العقبہ کے بلندی پر واقع ہے بطور مذکور سات کنکریاں مار کر جمرہ
سے قدرے آگے بڑھے مستقبل قبلہ ہاتھ دعا میں یون اوٹھا کر ہتھیلیاں جانب قبلہ رہیں
حضور قلب سے حمد و درود و دعا و استغفار میں بقدر قرات سورۂ بقرہ یا کم سے کم بمقدار تلاوت
بیست آیت مشغول رہے آگے **جمرہ وسطی** ہے وہان بھی ایسا ہی کرے پھر **جمرہ عقبہ** ہے
یہان رمی کرکے نہ ٹھہرے سیدھا پلٹ آئے پلٹتے میں دعا کرے **شب دوازدہم** منی میں اپنے
فرودگاہ پر گزارے **بارھوین تاریخ** جمرات ثلثہ کو بعد زوال اوسی طریقہ سے رمی کرکے آپ کو بعد
غروب آفتاب مختار ہے کہ جانب مکہ روانہ ہو اور ایک دن اور ٹھہرے تو افضل مگر بعد غروب
چلا جانا معیوب ہے پس اگر **تیرھوین** کو بھی ٹھہرا تو اوسیطرح رمی جمرات کرکے متوجہ مکہ معظمہ ہو
جب **وادی محصب** میں کہ جنة المعلی کے قریب ہے پہونچے سواری سے
اوترے یا بے اوترے کچھ دیر ٹھہر کر مشغول دعا ہو بہتر تو یہ ہے کہ عشا تک نمازین
یہین پڑھے ایک نیند لیکر داخل **مکہ معظمہ** ہو آپ اپنے اور اپنے والدین و مشایخ
و اولیائے نعمت خصوصاً حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور آپکی اصحاب و عترت
علیہ و علیہم الصلاة والتحیة کیطرف سے جتنے ہو سکین عمرے کرتا رہے جب عزم سفر ہو
طواف وداع بے رمل و سعی و اضطباع کرے دو رکعت مطلوبہ پڑھے
پھر زمزم پر آئے پانی بطریق مذکور پیے بدن پر ڈالے پھر در کعبہ پر حاضر ہو آستانہ ۵۹
پاک کو بوسہ دے فلاح دارین قبول حج مغفرت ذنوب توفیق حسن عود بار بار کی دعا کرے
ملتزم پر آکر بنہج مذکور غلاف کعبہ تھام کر جیسے تضرع و خشوع و دعا کا ذکر درود کی تکثیر ہو سکے
بجا لائے حجر اسود کو بوسہ دیکر اولٹے پاؤن رخ بکعبہ یا سیدھے چلتے میں بار بار پھر کر

کعبہ کو بنگاہ حسرت دیکھتا فراق بیت پر روتا یا رونے کی صورت بناتا مسجد مقدس کے دروازہ
سے باب الحزورہ سے نکلے پھر بقدر استطاعت فقرائے حریم تصدق کر کے متوجہ مدینہ طیبہ ہو

حاضری دربار دربار مدینہ طیبہ

اس سفر سراپا ظفر میں نیت لحاظ غیر سے خالص اور درود و ذکر شریف حضور اقدس صلے اللہ تعالی
علیہ وسلم کی نہایت کثرت کرے جب حرم محترم مدینہ میں داخل ہو احسن یہ ہے کہ سواری سے
اوتر پڑے روتا سر جھکائی آنکھیں نیچے کیے چلے ہو سکے تو برہنہ پا بہتر بلکہ جائے سرت
اینکہ تو کجا ہی نہی پا تی نہ بینی کہ کجا می نہی جب نگاہ قبہ سعادت و برج کرامت پر پڑے
صلاۃ و سلام کی کثرت کرے جب خاص شہر اقدس تک پہونچے قبل دخول ورنہ بعد ضرورت
تو بعد دخول پیش از حضور مسجد وضو و مسواک کرے اور غسل احسن جامہ سفید پاکیزہ پہنے نیا بہتر سرمہ
و خوشبو لگائی مشک افضل جب دروازہ شہر میں داخل ہو تمام ہمت اپنی تکثیر صلاۃ و
سلام میں مصروف کرے مراقبہ جلال و جمال محبوب ذو الجلال صلے اللہ تعالی علیہ وسلم میں
ڈوب جائے آپ اون ضروریات و حوائج سے جنکا لگاؤ باعث تشویش خاطر ہو بسرعت تمام
فراغ پاکر پہلا کام یہہ کرے کہ آستانہ والا کیطرف نہایت خشوع و خضوع متوجہ ہو اگر رونا
نہ آئے رونے کا منھ بنائے اور دلکو بزور رونے پر لائے اپنی سنگ دلی سے رسول اللہ صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم کیطرف التجا کرے جب در مسجد پر حاضر ہو صلاۃ و سلام عرض کر کے قدرے
توقف کرے گویا سرکار سے اذن حضوری طلب کرتا ہے پھر و ہنا پاؤں پہلے رکھتا سر سے پاؤں تک
ادب بنتا داخل ہو اسوقت جو ادب و تعظیم واجب ہے مسلمان کا قلب خود واقف ہے دل و
جوارح کو خیال غیر و حرکات عبث سے باز رکھے مسجد اقدس کی آرایش و زینت ظاہری کی
طرف نگاہ نکرے اگر کوئی ایسا سامنے آئے جس سے سلام و کلام ضروری ہو حتی الوسع اعراض کر جائے
نہ بن پڑے تو قدر ضرورت سے تجاوز نکرے پھر بھی دل اوسیطرف متوجہ ہو زنہار زنہار اس مسجد
مقدس میں کوئی حرف چلا کر نکلے یقین جان کہ وہ جناب[۱] فخر اعظم وانور میں بحیات ظاہری
دنیاوی حقیقی ویسی ہی زندہ ہیں جیسے پیش از وفات تھے موت اون کی ایک امر آنی تھی
اور انتقال انکا صرف نظر عوام سے چھپ جانا الخ دین فرماتے ہیں حضور ہمارے

ایک ایک قول و فعل بلکہ دل کے خطرون پر مطلع ہین صلی اللہ تعالے علیہ وسلم آپ اگر ۵۱ ۵۲
جماعت قایم ہو شریک ہو جایئے کہ اسمین تحیۃ المسجد بھی ادا ہو جائیگی ورنہ اگر غلبہ
شوق اجازت دے تو دو رکعت تحیۃ المسجد و شکرانہ حاضری صرف سورۃ
کافرون و اخلاص سے بہت تخفیف کے ساتھ مگر رعایت سنن مصلائے رسول اللہ صلے
اللہ تعالی علیہ وسلم مین جہان اب وسط مسجد مین محراب بنی ہے اور وہان میسر نہ آئے
تو جہان تک ہوسکے اوسکے نزدیک ادا کرے بعدہ سجدہ شکر مین گرے اور دعا مانگے کہ الٰہی اپنے
حبیب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا ادب روزی فرما آپ وقت وہ آیا کہ مونھہ اسکا مثل
دل کے اوس شباک پاک کیطرف ہو گیا جو اللہ تعالی کے محبوب عظیم الشان
کی آرامگاہ رفیع المکان ہے صلی اللہ تعالی علیہ وسلم گردن جھکائے آنکھین نیچی کیے لرزتا
کانپتا بید کیطرح تھرتھراتا ندامت گناہ سے عرق شرم مین ڈوبا قدم بڑھا خضوع و وقار
و خشوع و انکسار کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نکرے سوا سجدہ و عبادت کے جو باتین ادب و اجلال
مین اکمل ہون بجا لا حضور والا کے پائین یعنی شرق کیطرف سے آکر وہ جناب مزار
پر انوار مین رو بقبلہ جلوہ فرما ہین جب تو اس سمت سے جائیگا حضور کی نگاہ بیکس پناہ تیری
طرف ہوگی اور یہ امر تیرے لیے دو جہان مین بس ہے پھر بہ تقدیم تیرے اسیمین کے
محاذی جو دیوار حجرۂ مقدسہ مین چہرۂ انور کے مقابل ہر کو زہ ہے کہ ہوکر پشت بقبلہ دست
بستہ مثل نماز کھڑا ہو کتب معتمدہ مین اس معنی کی تصریح ہے اور زنہار جالی شریف کو بوسہ و ۵۳
مس سے دور رہو کہ خلاف ادب ہے آپ نہایت ہیبت و وقار کے ساتھ مجرا و تسلیم
بجا لا باواز حزین و صورت دردآگین و دل شرمناک و جگر صد چاک معتدل آواز سے
نہ نہایت نرم و پست نہ بہت بلند و سخت عرض کر اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا
النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ
یَاخَیْرَ خَلْقِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاشَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ
وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ اَجْمَعِیْنَ جہانتک ممکن ہو اور زبان یاری دے اور
ملال و کسل نہو صلاۃ و سلام کی کثرت کر حضور سے اپنے اور اپنے والدین و مشایخ و احباب

وتمام اہل اسلام کے لیے شفاعت مانگے بار بار عرض کرے اَسْئَلُكَ الشَّفَاعَةَ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ ط پھر کسی نے عرض سلام کی وصیت کی ہو بجا لا ئے مثلاً عرض کرے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ عَبْدِكَ وَابْنِ عَبْدِكَ احمد رضا ابن نقی علی يَسْئَلُكَ ۵۱
الشَّفَاعَةَ فَاشْفَعْ لَهٗ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ ط فقیر اپنے مسلمان
بھائیوں سے نیازمندانہ درخواست کرتا ہے جو صاحب اس رسالہ پر واقف ہوں اور اللہ
عزوجل انہیں حاضری روضہ اقدس عطا فرمائے ان الفاظ کو عرض کرکے ثواب جزیل پائیں اور نالائق ننگ
خلائق کو ممنون احسان بنائیں اللہ تعالیٰ تمہیں دونوں جہان میں جزائے خیر بخشے آمین پھر ایک
گز شرعی اپنے دہنے ہاتھ یعنی مشرق کی جانب ہٹ کر مقابل چہرہ انور حضرت صدیق
اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑا ہو کر عرض کرے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ط
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَزِيْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
فِي الْغَارِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط پھر اتنا ہی ہٹ کر روبرو جناب فاروق اعظم رضی
اللہ تعالیٰ عنہ قیام کرکے کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا مُتَمِّمَ الْاَرْبَعِيْنَ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عِزَّ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ
وَبَرَكَاتُهٗ ط پھر بقدر نصف گز شرعی کے پلٹ آئے اور صدیق و فاروق کے درمیان کھڑا
ہو کر عرض کرے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا صَاحِبَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا
خَلِيْفَتَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا وَزِيْرَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ
وَبَرَكَاتُهٗ ط ان سب حاضریوں میں بجہد تام دعائیں کرے کہ محل قبول ہے پھر منبر اطہر کے
قریب آکر دعا کرے پھر روضہ منورہ میں یعنی جو جگہ مابین منبر انور و حجرہ مطہرہ کے ہے اور
اوسے حدیث میں جنت کی کیاری فرمایا آکر دو رکعت نفل پڑھے اور دعا کرے اسیطرح مسجد شریف
کے ستونوں کے پاس نمازیں پڑھے دعائیں مانگے کہ محل برکات ہیں خصوصاً بعض میں خصوصیات ۵۲
خاصہ واللہ تعالیٰ اعلم مسئلہ اس سواد جنت آباد کی اقامت غنیمت جانے جہد کرے کہ کوئی لفظ
بیکار نہ گزرے مسجد انور سے ضروریات کے سوا باہر نہ جائے یا طہارت حاضر ہے مگر حاشا کہ دنیوی باتوں
عبث کاموں میں وقت ضائع نہ کرے مسئلہ ہمیشہ جلوس مسجد میں نیت اعتکاف رکھے اور ۵۳

۹۱ روزہ نصیب ہو خصوصاً ایام گرما میں تو کیا کہنا کہ اسپر وعدہ شفاعت ہے مسئلہ یہان
ہر عمل صالح پچاس ہزار تک مضاعف ہوتا ہے لہذا عبادات میں جہد لازم شب بیداری سے
۹۲ کہانے پینے کی تقلیل رکھے قرآن مجید کا کم سے کم ایک ختم تو یہان اور حطیم کعبہ معظمہ میں کرلے
مسئلہ نظر حجرۂ منورہ وقبۂ مطہرہ کیطرف عبادت ہے جیسے کعبہ کیطرف تو خشوع وادب کے
ساتھہ اوسکی کثرت کرے مسئلہ پنجگانہ نماز کے بعد حضور میں حاضر ہو کر صلاۃ وسلام عرض
کیا کرے مسئلہ جب محاذات گنبد اقدس میں گزرے اگرچہ بیرون مسجد اگرچہ بیرون مدینہ جہانسے
قبۂ کریمہ نظر آئے تو ٹھہرے اور صلاۃ وسلام عرض کیے نہ گزرے کہ ترک ادب ہے مسئلہ ترک جماعت
۹۳ ہر جگہہ برا ہے مگر یہان سخت محرومی والعیاذ باللہ تعالی حدیث میں ہے جس سے چالیس نمازیں میری
مسجد میں فوت نہون اوسکے لیے دوزخ ونفاق وعذاب سے آزادیان لکھی جائیں مسئلہ
دیوار حجرۂ مطہرہ کو مس نکرے نہ اوس سے چمٹے بلکہ کم سے کم چار گز شرعی کا فاصلہ رکھے کہ ادب
یہی ہے مسئلہ قبر اطہر واعطر کو ہرگز پیٹھہ نکرے نماز میں نہ غیر نماز میں مسئلہ روضۂ انور کا طواف
نکرے نہ زمین چومے نہ پیٹھہ مثل رکوع جھکائے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کی تعظیم انکی
اطاعت میں ہے مسئلہ حسب استحسان علما زیارت بقیع واحد وقبا ودیگر آثار شریفہ کا
قصد ہو تو انکی تفصیل کتب علما سے دریافت کرے ورنہ حجرۂ مطہرہ کے حضور حاضر رہنے کے
برابر کونسی دولت ہے اللہ تعالے دنیا وآخرت میں انکا قرب عطا فرمائے آمین وصلی اللہ تعالی
علے سیدنا ومولنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین واخر دعونا ان الحمد للہ رب العلمین

فتوای مؤلف در بارۂ زیارت سراپا طہارت حضرت رسالت علیہ الصلاۃ والتحیۃ

یہہ فتوی فقیر غفر اللہ تعالی لہ کے مجموعہ فتاوی العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ کی جلد دوم
البارقۃ الشارقۃ علی مارقۃ المشارقۃ میں مفصل موجود یہان بمناسبت
مقام بغرض تنبیہ عوام برادران اسلام اوسکی نقل اجمالی تحریر میں آتی ہے اور عربی عبارات
علما کی جگہہ اختصار وتفہیم کے لیے صرف اونکے ترجمہ پر قناعت کیجاتی ہے واللہ الہادی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہین علمائے دین اس مسئلہ مین کہ زیارت شریف حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا حکم کیا ہے اور باوجود قدرت اوسکا تارک یا مانع ومنکر فضل شرعاً کیسا ہے بینوا توجروا

الجواب

زیارت سراپا طہارت حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بالقطع والیقین باجماع مسلمین افضل قربات واعظم حسنات سے ہے جسکی خوبی وفضیلت کا انکار نکریگا مگر گمراہ بددین یا کوئی سخت جاہل سفیہ غافل مسخرہ شیاطین والعیاذ باللہ رب العلمین اسقدر پر تو اجماع قطعی قائم اور کیون نہو کہ خود قرآن عظیم اوسکی طرف بلاتا اور مسلمانون کو رغبت دلاتا ہے قال المولی سبحنہ وتعالی ولو انہم اذ ظلموا انفسہم جاؤک فاستغفروا اللہ واستغفر لہم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما یعنی اگر ایسا ہو کہ وہ جب اپنی جانون پر ظلم یعنی گناہ وجرم کرین تیری بارگاہ بیکس پناہ مین حاضر ہون پھر خدا سے مغفرت مانگین اور مغفرت چاہے اونکے لیے رسول تو بیشک اللہ عزوجل کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائین) امام سبکی شفاء السقام اور شیخ محقق جذب القلوب مین فرماتے ہین علمانے اس آیت سے حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے حال حیات وحال وفات دونون حالتون کو شمول سمجھا ہے اور ہر مذہب کے ائمہ مصنفین مناسک نے وقت حاضری مزار پر انوار اس آیت کی تلاوت کو آداب زیارت سے گنا) علامہ سید سمہودی شافعی وفاء الوفا مین فرماتے ہین حنفیہ زیارت شریف کو قریب بواجب کہتے ہین اور اسیطرح مالکیہ وحنبلیہ نے تصریح کی) ہماری کتب مذہب مناسک فارسی وطرابلسی وکرمانی واختیار شرح مختار وفتاوی ظہیریہ وفتح القدیر وخزانۃ المفتین ومنسک متوسط ومسلک متقسط ومنح الغفار ومراقی الفلاح وحاشیہ طحطاویہ علی المراقی ومجمع الانہر وسنن الہدی وعالمگیریہ وغیرہا مین اوسکے قریب واجب ہونے کی تصریح وتقریر کی بلکہ خود صاحب مذہب سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالی عنہ سے اسپر نص منقول جذب القلوب مین ہے زیارت آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نزد ابی حنیفہ از افضل مندوبات واوکد مستحبات قریب بدرجہ واجبات اور بعض ائمہ مالکیہ وشافعیہ تو صاف صاف واجب کہتے اور یہی مذہب ظاہریہ سے منقول امام ابن الحاج مکی مالکی مدخل اور امام سبکی شافعی شفا مین تہذیب الطالب امام عبد الحق بن محمد سے نقل فرماتے ہین امام ابو عمران فاسی مالکی نے فرمایا قبر شریف حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی زیارت واجب ہے امام قاضی عیاض مالکی شفا شریف مین امام ابو عمرو سے یون ناقل قبر اقدس حضور والا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کیطرف سفر کرکے جانا واجب ہے

استظہار فرمایا امام قسطلانی شارح صحیح بخاری شافعی و امام ابن حجر مکی شافعی و علامہ علی قاری حنفی وغیرہم علما کا میلان اسی طرف ہے
بلکہ بعض کلمات امام سبکی بھی اسی طرف ناظر (شفاء السقام میں فرمایا زیارت قبر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم ہے
اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم واجب) استظہر مواہب لدنیہ شریف میں ہے اور شک نہیں کہ ظاہر دلیل
اسیکو مقتضی ابن عدی وغیرہ کی حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من حج البیت
ولم یزرنی فقد جفانی (جو حج کرے اور میری زیارت کو حاضر نہ ہو بیشک اوسنے مجھ پر جفا کی) علامہ علی قاری
شرح لباب میں اسکی سند کو حسن اور وہی شرح شفا و درہ مضیہ اور امام ابن حجر جوہر منظم میں تصحیح پر فرماتے ہیں
نہیں دونوں کتابوں میں فرمایا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جفا حرام ہے تو زیارت ترک یا کہ مقتضی جفا ہے کہ
حرام ہوا) جذب القلوب میں ہے صاحب مواہب گفتہ این ظاہر ست و در حدیث ترک زیارت زیرا کہ دریں
جفا و اذای اوست و جفا و اذای آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حرام ست باجماع پس واجب باشد ازالہ جفا و
آن بزیارت خواہد بود پس زیارت واجب باشد امام قسطلانی اس عبارت کے بعد فرماتے ہیں بالجملہ جو بوجود
قدرت ترک زیارت کرے اوسنے حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جفا کی اور حضور کا ہم پر یہ حق نہ تھا اسیطرح
ترک زیارت کی موجب جفا ہونے میں متعدد حدیثیں آئیں کہ حضرت والد علامہ قدس سرہ نے جواہر البیان شریف میں
ذکر فرمائیں اور شک نہیں کہ افراد میں اگرچہ کلام ہو مجموع بحسن تک مترقی اور حسن اگرچہ لغیرہ ہو محل احتجاج میں
کافی اور اسیکے مناسب قصہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے کہ امام ابن عساکر وغیرہ نے حضرت
ابو دردا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا اور امام سبکی نے شفا اور علامہ سمہودی نے وفا اور امام
ابن حجر نے جوہر میں اوسکی سند کو جید کہا کہ جب حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شام میں سکونت اختیار
فرمائی خواب میں حضور پرنور سید المحبوبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے شرفیاب ہوئے کہ
ارشاد فرماتے ہیں ما ھذہ الجفوۃ یا بلال اما آن لک ان تزورنی یا بلال اے بلال یہ کیا
جفا ہے اے بلال کیا ابھی [illegible] وہ وقت نہ آیا کہ میری زیارت کو حاضر ہو بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ غمگین و ترساں
و ہراساں بیدار ہوئے اور فوراً بقصد مزار پر انوار جانب مدینہ شد الرحال فرمایا جب شرف حضور پایا
قبر انور کے حضور رونا اور منہ اوس خاک پاک پر ملنا شروع کیا دونوں صاحبزادے حضرات حسن و حسین
صلی اللہ تعالیٰ علی جدہما و علیہما و بارک وسلم تشریف لائے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہیں گلے لگا کر
پیار کرنے لگے شہزادوں نے فرمایا ہم تمہاری اذان کے مشتاق ہیں یہ سقف مسجد انور پر جہاں زمانہ

اقدس میں اذان دیتے تھے گئے جس وقت اللہ اکبر اللہ اکبر کہا تمام مدینہ میں زلزلہ پڑ گیا جب اشہد
ان لا الہ الا اللہ کہا مدینہ کا زلزلہ دوبالا ہوا جب اس لفظ پر پہونچے کہ اشہد ان محمدا رسول
اللہ کنواری نوجوان لڑکیاں پردوں سے نکل آئیں اور لوگوں میں غل پڑ گیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم مزار پرانوار سے باہر تشریف لے آئے انتقال حضور محبوب ذی الجلال صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے بعد کسی دن
مدینہ کے مرد و زن میں وہ رونا پڑا تھا جو اس دن ہوا اھ ۔ درنجا زمزم خم ابروے تو بیاد آمد حالتے
رفت کہ محراب بفریاد آمد ۔ اور نیز وہ حدیث بھی مؤید وجوب ہو سکتی ہے جسے امام ابن عساکر اور امام ابن
النجار نے کتاب الدرۃ الثمینہ میں انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم فرماتے ہیں ما من احد من امتی لہ سعۃ ثم لم یزرنی فلیس لہ عذر (میرا جو امتی باوصف
مقدرت میری زیارت نہ کرے اوسکے لیے کوئی عذر نہیں) حتے کہ بعض ائمہ شافعیہ زیارت شریفہ کو مثل حج
فرض بتاتے ہیں علامہ عبد النبی بن احمد بن شاہ عبد القدوس چشتی گنگوہی قدس سرہ شاگرد امام علامہ ابن حجر
مکی رحمہم اللہ تعالی سنن الہدی میں فرماتے ہیں میں نے اپنے استاذ ابن حجر ایدہ اللہ الاسلام ببقائہ کو فرماتے
سنا کہ زیارت شریفہ ہمارے بعض اصحاب شافعیہ کے نزدیک مثل حج واجب ہے اور اونکے نزدیک واجب و فرض
میں کچھ فرق نہیں) بالجملہ قول وجوب من حیث الدلیل اظہر اور نظر ایمانی میں احب وازہر ہے اور قرب
وجوب کہ علمائے مذاہب اربعہ بلکہ خود امام اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کا منصوص ہے اوسکے قریب اور حکماً
متقارب اور قول سنیت اوسکے منافی نہیں فقہا واجب کو بھی کہ سنت یعنی حدیث سے ثابت ہو سنت کہتے
ہیں امام محمد رحمہ اللہ تعالی نے نماز عید کو کہ حنفیہ کے نزدیک واجب ہے سنت کہا بلکہ اطلاق اعم میں مستحب
ومندوب بھی واجبات کو شامل اور واجب و فرض جبکہ حکم عمل و اثم تارک میں مشارک اور شافعیہ کے یہاں
فرق اصطلاح نہیں تو اونکے نزدیک واجب پر اطلاق فرض اوس وجہ سے محتمل بعید نہیں اس تقریر پر سب اقوال
متفق ہو جائینگے اور بتصریح علما مثل علامہ شامی وغیرہ ابدائے وفاق القائے خلاف سے اولی اور بیشک
وجوب و قرب وجوب کہ جمہور ائمہ مذاہب جسکی تصریح کرتے ہیں تارک کے اثم پر یکزبان بہرحال جزم
کیا جاتا ہے کہ باوجود قدرت تارک زیارت قطعاً محروم وملوم و بدبخت و مشوم و آثم و گنہگار و
ظالم و جفا کار ہے والعیاذ باللہ ممالا یرضاہ لاجرم سلفا وخلفا علمائے دین وائمہ معتمدین تارک زیارت پر
طعن شدید و تشنیع مدید کرتے آئے کہ ترک مستحب پر ہرگز نہیں ہو سکتی علامہ رحمت اللہ علیہ رحمۃ اللہ تلمیذ

(امام ہمام ابن الہمام نے لباب مین فرمایا ترک زیارت بڑی غفلت اور سخت بے ادبی ہے) اور امام
ابن حجر مکی قدس سرہ الملکی نے توجوہر منظم مین تارک زیارت پر قیامت کبری قائم فرمائی ہین
رحمہ اللہ تعالی خبردار ہو حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے جسے ترک زیارت سے حد درجہ ڈرایا
اور اوسکے آفتون سے وہ کچھ بیان فرمایا کہ اگر تو اوسے غور سے سمجھے تو اپنے اوپر ہلاکت و بد انجامی کا
خوف کرے حضور نے صاف فرمادیا کہ ترک زیارت جفا ہے اور یونہین صحیح حدیث مین آیا کہ میرا ذکر سنکر
مجھپر درود نہ پڑھنا جفا ہے اس سے ثابت ہوا کہ با وجود قدرت ترک زیارت اور ذکر اقدس سنکے
ترک درود دونون یکسان ہین کہ دونون جفا ہین تو تارک زیارت پر اون سب بلاؤن و شناعتون کا خوف ہے جو تارک درود کیلیے
حدیثون مین آئین کہ وہ شقی نامراد ذلیل و خوار مستحق نار ہے اور شقاوت کا مستوجب ہے اور سوا ان سب عذابون اور نیز مردود بارگاہ ہونیکی دعا
جبرئیل امین و حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالی علیہ وعلیہم وسلم نے فرمائی وہ راہ جنت بھول
گیا حد سے بہر کا بخیل ملعون ہے وہی ہے اپنے نبی صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کے دیدار جمال
جہان آرا سے محروم رہیگا والعیاذ باللہ تبارک و تعالی آن باتون کو یاد کرے اوسے خبر ہے
جسنے باوصف قدرت براہ سستی و کسل زیارت شریف نکی شاید یہہ سنکر ان برائیون سے توبہ کرے
اور اللہ تعالی کیطرف رجوع لائے اپنے اوس نبی پر جفا نکرے جو اوسکا اور تمام جہان کا اللہ
عزوجل کیطرف وسیلہ ہین اور ہمنے بہت تارکان زیارت بحال قدرت کو دیکھا کہ اللہ تعالی
نے اونکے چہرون پر صریح محسوس تاریکی ظاہر کردی اور نیکیون مین اونہین ایسا سست کردیا
کہ عبادت چھوڑ کر دنیا مین پڑ گئے اور مرتے دم تک اوسی حال پر رہے) والعیاذ باللہ سبحنہ تعالی
اسکے بعد امام نے دو سخت ہولناک واقعے لکھے ہین جنھین سنکر مسلمان کا دل کانپ اوٹھے اللہ تعالی
اپنی امان مین رکھے صدقہ اپنے پیارے حبیب قریب مجیب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا آمین مسلمان
غور کرے جب تارک زیارت کا یہہ حال اوسکے مانع یا منکر فضیلت کا کیا حال ہوگا آفتاب سے زیادہ
روشن کہ ایسا شخص گمراہ بددین خارق اجماع مسلمین مستحق وعید شدید نولہ ما تولی
ونصلہ جہنم وساءت مصیرا ہے امام ابن حجر افضل القریٰ مین
فرماتے ہین جو اوس کی خوبی مین نزاع کریگا اوسکا نزاع کرنا دنیا و آخرت مین اوسکی تباہی
و روسیاہی کا باعث ہوگا) امام سبکی شفاء شریف مین فرماتے ہین نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

کی زیارت اور اطراف عالم سے اوسکیطرف سفر اعظم قربات الٰہی سے ہی جیسا کہ مدتون سے
شرق و غرب کے مسلمانون مین معروف ہی آجکل بعض مردود (یعنی ابن تیمیہ اور اوسکے ہواخواہ)
شیطان کے سکہانے سے اسمین شک ڈالنے لگے مگر ہیہات یہہ مسلمانون کے دلمین کہان جگہہ
پاتی یہہ تو ایک مردود کی فتنہ پردازی ہی جسکا وبال اوسی پر پڑیگا) امام احمد قسطلانی مواہب شریف مین فرماتے
ہین قبر مبارک کی زیارت بہت بڑی قربت اور بڑی امید کی طاعت اور نہایت بلند درجہ کیطرف راہ
ہو اسکے خلاف اعتقاد کرے اوسنے رسن اسلام کا حلقہ اپنی گردن سے نکالدیا اور خدا و رسول و جماعت مشاہیر
ائمہ کا خلاف کیا) یہانتک کہ بعض علما صراحۃ زیارت شریف کے قربت ہونیکو ضروریات دین اور
اوسکے منکر کو کافر بتاتے ہین درہ مضیہ مولنا علی قاری مین ہی بعض فضلا نے مبالغہ کیا کہ فرمائی ہین
زیارت شریف کا قربت ہونا دین سے ضرورۃً معلوم ہے اور اوسکے منکر پر کفر کا حکم ہے علامہ شہاب الدین
خفاجی مصری نسیم الریاض شرح شفاء قاضی عیاض مین فرماتے ہین قبر اکرم سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی زیارت اور اوسکیطرف سفر کو ابن تیمیہ اور اوسکے اتباع مثل ابن قیم نے منع کیا اور یہہ اوسکا وہ کلام شنیع
ہی جسکے سبب علما نے اوسکی تکفیر کی اور امام سبکی نے اسمین مستقل کتاب لکہی) اقول قول تکفیر کی نفیس
تقریر جدید توجیہ مع جواب وجیہ فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ نے بتوفیق اللہ تعالیٰ اصل فتوی مین ذکر کی یہان اسقدر
کافی مولی تعالیٰ صدقہ اپنے حبیب کریم علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم کا اونکی سچی محبت اور سچا ادب بخشے اور انہین کی
محبت و تعظیم و ادب و تکریم پر دنیا سے اوٹھائے اور اپنے کرم عمیم و فضل عظیم سے دنیا و آخرت مین اونکی زیارت سے
مشرف و بہرہ مند فرمائے آمین آمین یا ارحم الراحمین و صلی اللہ تعالیٰ علے سید المرسلین محمد و آلہ و صحبہ اجمعین آمین و اللہ تعالیٰ
اعلم و علمہ جل مجدہ اتم و احکم

کتبہ

عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ بمحمدن المصطفےٰ النبی الامی صلی اللہ
تعالےٰ علیہ وسلم

محمدی سنی حنفی قادری
عبد المصطفیٰ احمد رضا خان

اتمت و بالخیر عمت

[illegible]

بچے کو اپنی عبادت پر ثواب ہے

کفار بھی مکلف بالفروع ہیں

[illegible]

کپڑے کا ڈھکنا ہوا
کسی شئ میں خاص اسکی اجازت ہی
اور اس امر میں زن و مرد کا ایک حکم ہے یہانتک کہ [illegible] وغیرہ مونھ پر رکھے
اوسکے مونھ چھپانے کے لیے روا نہیں کہ
تاکہ سر و مونھ سے الگ بون رکھے کہ [illegible] ہوجائے ہان سر کا ڈھانکنا عورت کو احرام
مین بھی روا ہے ۱۲ منہ ۵ یعنی اپنی عورت یا کسی محرم کے ساتھ بھی یہ باتیں بشہوت ناروا ہیں
محرم کے ساتھ دوسرا [illegible] ایک فعل آپ ہی ناجائز ہے ۱۲ منہ ۵ احرام کا محظور ہے ۱۲ منہ
بکری مرغی کے ذبح کرنے کھانے پکانے مین حرج نہیں ۱۲ منہ ۵ مہندی وجہ سے حرام ہوئی
اور سر لگانے میں بال چھپ جاتے ہین تو سر یا مونھ کا ڈھانکنا ہوا اور وسمہ اگرچہ خوشبو نہیں بال چھپانا
محرم کو بدرجہ اولی ناجائز ہوا حدیث مین ہے جو سیاہ خضاب کرے اللہ تعالی قیامت کے دن اوسکا مونھ کالا کرے
اگر کوئی ریشمی بال ہے تو خوشبو سے بال کالے نہوں لگایا جائے تو وہ اوس اختلاف قاری و علائی پر ہوگا
علما میں وہی ہے ۱۲ منہ ۷ اور لڑکے ہی صحیح نہیں کہ چلا کر نہو بلکہ یہ مراد کہ آپ ہی سنے
بالاسے کا علم اجتہاد ... یہانتک کہ اگر نماز میں قرات ایسی پڑھی کہ اپنے کان تک آواز نہ آئے وہ قرات نہ ٹھہری
ہوگیا ہے جب چاہینگے قضا کرینگے بلکہ فقط آسان آیندہ ہی قضا کرے ۱۲ منہ ۹ دسوین کو جو بھی چار رکعت
کامل ہوگئیں یہ تحلل آخر تحلل تام مطلبہ مذہب امام شافعی کا ہے ہمارے نزدیک پہلا تحلل حلق سے

تنبیہ مہم ضروری

یعنی جب حاجی حلق کے بعد طواف سے پہلے
فی رد المحتار ... علیہ المتون ومشی فی المبسوط والبدائع والاسبیجابی ... وجوب البدنۃ ...
اللباب ما ... الاول صحح القدوری وشراحہ ...
رکن وشرط ... الاولی ...
والصلوۃ ... اقول ...
الصلوۃ ... مسلک المتقسط ...
یعنی ... الاکان ... الارکان ...
المتقدمۃ ... والشرط الصلوۃ ...

ف لا یختصر الفرض فی الرکن والشرط

حاشیہ متعلق صفحہ ۹

اقول

حاشیہ متعلق صفحہ ۱۰

[illegible]

حاشیہ متعلق صفحہ ۱۱

[illegible]

متعلق حاشیہ صفحہ ۱۳

[illegible]

حاشیہ متعلق صفحہ ۱۳

[illegible]

صاع ذیلم صاع کا بیان کے سیر من سے وزن

[illegible]

حاشیہ متعلق صفحہ ۱۴۲

فائدہ جلیلہ

یہ حدیث صحیح ہے رواہ الطبرانی فی الکبیر والدارقطنی فی الامالی وابو بکر المقری فی معجمه والحافظ السلفی وابن عساکر عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

وصححہ ابو علی سعید بن السکن البغدادی فی کتاب السنن الصحاح

اقول

حدیث ... **حدیث** ... **حدیث** ...

عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ... عن ابن عباس ... عن انس بن مالک ... عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کی مخالفت کی کہ حضور نے مساجد ثلثہ کے سوا جو کسی مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے سفر سے ممانعت فرمائی اور جیسے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اتباع کیا کہ حضور نے فرمایا قبور کی زیارت کرو کیا اُنکے ساتھ کہیں یہ بھی

[illegible]

[illegible]

حضرت امام حسن حضرت امام حسین افضل ہیں رضی اللہ تعالی عنہما

حاشیہ متعلق صفحہ ۲۱

۱ یعنی ... عشرہ ...

۲ ... وہان وقت ...

حرام کل نہین ہوتا ...

... اقامت ...

بعبادت ...

... تعالیٰ ...

بسم اللہ ...

علامہ علی قاری نے فرمایا حضور سید عالم [illegible] اور علامہ ابن الحاج مکی محمد عبدری نے مدخل میں اور [illegible]

اطلاق عبد بمعنی غلام قطعاً جائز و شائع اور قرآن و حدیث میں واقع [illegible] المشارقہ میں اس کی تحقیق مشبع لکھی اور اس پر رسالہ [illegible] قناعت کی بیان [illegible] من عبادکم وامائکم [illegible]

تحریر کی جے ان حقائق کی تفصیل دیکھنی منظور ہو [illegible]

امر نفیس تمام کتاب مستطاب جواہر البیان شریف میں وہ نفحات بیان [illegible] انشاء اللہ تعالیٰ حق کا رنگ [illegible]

حاشیہ متعلق صفحہ ۲۴

[illegible] سلطنة المصطفیٰ فی ملکوت کل الوریٰ ۱۳۹۷ [illegible] ذلک من فضل اللہ علینا وعلی الناس ولکن اکثر الناس لا یشکرون ۱۲ منہ

حاشیہ متعلق صفحہ ۲۵

امام علامہ محدث شہاب الدین احمد قسطلانی شارح صحیح بخاری [illegible] ۱۲ منہ

حاشیہ متعلق صفحہ ۲۶

[illegible] تعالیٰ نے اپنی کتاب البارقة الشارقة علی مارقة [illegible]

[illegible] حضرت والد قدس سرہ الماجد [illegible] الایمان [illegible]

[illegible]

چند ستونوں کا بیان

تمت

الطرة الرضية على النير الوضية شرح الجوهرة المضية في اسماء محمد ﷺ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اشتہار واجب الاظہار قابل ملاحظہ

الحمد للہ

کیسی فرحت و بشارت و مسرت کی بات ہے

کہ مدت سے اکثر مسائل حاوی مشاکل کے متعلق اہل ہند و اہل دیار حنفیہ

شافعیہ کو دقت پیش آتی تھی جو جدا جدا مسائل کو دیکھتے تو نظم عرف میں نہ پاتے تھے جو ہر مضیئہ جناب مستطاب

مولنا سید محمد حسین صاحب جمال اللیل مکی شافعی رحمہ اللہ تعالی علیہ جو مکہ معظمہ کے مفتی فاضل کامل و مقام ابراہیم کے

امام و مدرس تھے مذہب شافعیہ پر تالیف فرمایا اور سلیس اردو میں حسب فرمائش ناظم محب فاضل مکرم اخی معظم حضرت مولنا احمد رضا خان

صاحب مدظلہ و دام فضلہ نے اوسکی نفیس شرح نیرہ وضیئہ مذہب حنفیہ میں مرتب فرمائی اور مقصد تحریر بالکل مکمل ویسا ہی کا لطف کیا پایا

پھر زیادت فوائد کے لیے طرہ رضیئہ نامی نہایت نافع و نفیس حاشیہ چڑھایا اللہ عزوجل کے فضل سے امید ہے کہ جو صاحبان مختصر مسائل کو

سمجھ لینگے حرمین طیبین میں ہر طرف خیر کی حاجت نہ رکھینگے حضرت مصنف دام ظلہ العالی نے جو تصنیف اس عبد ضعیف کو مرحمت فرمایا اور نفع

لے نفع عام مسلمین کے لیے اپنے صرف خاص سے مطبع انوار محمدی میں چھپوایا بار اول صرف ہزار جلدیں چھپی ہیں کہ ذی المجد والمناقب

مولوی محمد حسن صاحب سلمہ اللہ کی پاس مطبع میں اشاعت کے لیے رکھی ہیں آسانی کیلیے اس کو شہرہ کی قیمت علاوہ محصول ڈاک مقرر

پچاس جلد یا زائد کے خریدار کو فی جلد کچھ تخفیف جو صاحب دیا چاہیں پیشگی یا درخواست بلوی اسل ابن فقیر کے پاس شہر بریلی محلہ سوداگران

لکھنو مطبع انوار محمدی مولوی محمد حسن صاحب کے پاس وہیں ہزار نسخے جلد بھیجینگے انشاء اللہ تعالی فوائد خدمت سوا اہل مطابع بلا اجازت فقیر

قصد طبع نہ فرمائیں یہ بعوض نقصان ما ہیں بشارت ایہا المسلمون قیمت کتاب سے کوئی نفع ذاتی مقصود نہیں

بلکہ امید ہے کہ انشاء اللہ تعالی طرح تیسری حضرت اخی المعظم مصنف علام ظلہ کے رسائل نافعہ جلیلہ حنفیہ کا شمار علوم دینیہ

نشو مستحیل ہو چکا کی بعد دیگری طبع ہو جائیں اور اس کا نفع اہل اسلام میں باقی رہے

اللہ تعالی اہل اسلام کو نفع تام نصیب کرے آمین

تو انکی خریداری کریں

نہ صرف ایک نفیس کتاب ہاتھ آنا بلکہ اشاعت دین میں اعانت فرمانا بھی ہے وحسبنا اللہ ونعم الوکیل وصلی اللہ تعالی علی الحبیب الجمیل محمد والہ وصحبہ بالتبجیل آمین

المشتہر محمد حسن رضا خان حسن بریلوی قادری برکاتی غفر اللہ تعالی لہ بتاریخ ۱۳ جمادی الآخرہ

سنہ ۱۳۰۸ھ

Date	No.	Date	No.
25-1-65			

Date	No.